Regd. E P No 861

رجسٹرڈ ایل پی نمبر ۸۶۱

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

بدر

قادیان

ایڈیٹر:- صلاح الدین ملک ایم - اے

اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے

فی پرچہ ۲/

تواریخ اشاعت ۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

جلد ۳ | ۲۱ شہادت ۱۳۳۳ ہش ۱۷ شعبان ۱۳۷۳ ھ ۲۱ اپریل ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۶

کلام حضرت مسیح موعودؑ

"یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ امریکہ میں زلزلے آئے۔ ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے۔ اور اس قدر موت ہوگی۔ کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں۔ کہ دنیا قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ ...... یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ! تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا! تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶-۲۵۷)

حضور پُرنور پر قاتلانہ حملہ کا مقدمہ

بعض احباب اس والہانہ محبت اور اخلاص کے جذبہ کے ماتحت جو جماعت کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات کے ساتھ ہے دریافت کرتے رہتے ہیں کہ حضور پر قاتلانہ حملہ کا مقدمہ کس طرح چل رہا ہے۔ اور اس کے کیا حالات ہیں۔ سو انکے متعلق اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چونکہ اس وقت یہ مقدمہ زیر سماعت عدالت ہے۔ اس لئے اس کے متعلق کچھ اظہار نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ اس قدر معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے فی الحال نامکمل چالان پیش کیا ہے۔ ابتدائی پیشی ۲ اپریل کو مقرر ہوئی تھی جو پھر ۷ اپریل پر ملتوی ہو گئی۔ لیکن ۷ اپریل کو بھی مجسٹریٹ صاحب کی علالت کی وجہ سے کوئی کارروائی نہیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ ترین اطلاع

محترم جناب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ربوہ سے آکر بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام صحت اچھی ہے چہرہ پر رونق اور بشاشت ہے حضور رنگوں میں چلتے پھرتے ہیں ملاقات فرماتے اور ڈاک دیکھتے اور انکا جواب تحریر فرماتے ہیں فالحمد للہ ذالک ——— ۱۸ اپریل عزیزم ملک برکت احمد صاحب مالیر کوٹلہ حضور کے چھوٹے بھائی جناب مرزا صاحب (؟) وہاں گیا آئے ہیں بیان کرتے ہیں کہ چند روز قبل مجھے حضور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اب آپ تندرست رہتے ہیں۔ ملاقات کا موقعہ ملتا ہے۔ حضور بیٹھ کر ملاقات فرماتے ہیں۔ فالحمد للہ۔

احباب اس سلسلہ میں دعا کو جاری رکھیں اور حضور کی عمر اور صحت اور حفاظت اور مقاصد عالیہ میں کامیابی کیلئے الحاح اور عاجزانہ دعائیں بالالتزام مسلسل

ہوئی۔ اور اب پیشی ۱۵ اپریل مقرر ہوئی ہے۔ لیکن غالباً یہ پیشی بھی عارضی قسم کی ہوگی اور اس کے بعد چالان مکمل ہونے پر کوئی اور تاریخ مقرر کی جائے گی۔ اس وقت تک چالان زیر دفعہ ۳۰۷ ہے۔ (ناظر امور عامہ۔ ربوہ)

حضرت امام جماعت احمدیہ پر حملہ کے متعلق ہندو پاکستان کے اخبارات کی آراء

—— ۲ ——

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ پر جو سفاکانہ حملہ کو ہندو پاکستان کے پریس نے جو نفرت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ اور اس کی پرزور مذمت کی ہے۔ گذشتہ دو اشاعتوں میں بعض اقتباسات درج کئے جا چکے ہیں مزید درج کئے جاتے ہیں:-

(۱)

مشہور بنگلہ اخبار "ملت" ۲۴ مارچ کی اشاعت میں اس حملہ کی مذمت کرتے ہوئے لکھتا ہے:-

"ایک خبر سے معلوم ہوا ہے کہ احمدیہ جماعت کے امام جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد کو ایک غیر معروف دشمن نے لاہور کے ربوہ نامی مقام پر چاقو سے زخمی کر دیا ہے۔ جناب مرزا صاحب پر اس وقت حملہ کیا گیا جبکہ آپ رات کی نماز کے بعد گھر جا رہے تھے۔ ان کو بچاتے ہوئے دو اور آدمی بھی مجروح ہوئے ہیں۔

یہ خبر دردناک ہے۔ لیکن اس مذموم چال کے پیچھے جو مقصد پوشیدہ ہے۔ وہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا۔ مذہبی امور میں اس قسم کے جابرانہ طریق کو اختیار کرنا نہایت افسوسناک امر ہے۔ احمدیہ جماعت کے عقائد کے ساتھ ہمارے عقائد کے بہت سے اختلاف رہ سکتے ہیں۔ لیکن اس بنا پر جماعت احمدیہ کے امام پر اس قسم کے مجرمانہ حملہ کی کوئی شخص آزادیٔ ضمیر کے ساتھ تائید نہیں کر سکتا۔ یہ مذموم فعل پاکستان کے لئے برے ایام کا آغاز ہے۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ اسی حادثہ کے تحت میں جس قسم کا مذموم ارادہ بھی پوشیدہ کیوں نہ ہو۔ گورنمنٹ اس کی پوری تفتیش کرکے مجرم کو پوری سزا دینے کا طریقہ اختیار کرے گی۔

(۲)

مشہور اخبار

"آزاد"

نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۵۴ء میں حسب ذیل اداریہ تحریر کیا ہے:-

"احمدیہ جماعت کے امام حضرت میاں بشیر الدین محمود احمد کو ایک شریر النفس نے چاقو سے حملہ کرکے نہایت کاری زخم لگایا ہے۔ لاہور کی ایک خبر سے ظاہر ہے کہ وہاں امن عامہ میں خلل واقع ہونے کے خوف سے ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ ہم اس قسم کے بزدلانہ حملے کی مذمت کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب جلد صحت یاب ہو جائیں گے۔ ہم سب کی خواہش ہے کہ اس کی وجہ سے پنجاب میں کسی اور قسم کی بدامنی نہ پھیلنے پائے۔ نیز ہم امید کرتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ کی فوری احتیاط اور تعاون سے وہاں امن قائم رہے گا۔"

(۳)

مشرقی پاکستان کے اُردو اخبار

"انگارا"

نے زیر عنوان "ایک نازیبا حرکت" لکھا ہے:-

"پاکستان اور بھارت کے برگزیدہ صاحب رنے خلیفہ قادیان جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پر ایک فرد کے حملہ کی سنسنی خیز اطلاع شائع کی ہے۔ اور مشرقی پاکستان کے بیشتر اخبارات نے اس مذموم حرکت کے خلاف اداریے سپرد قلم کئے ہیں۔ اس لئے عقائد میں اختلاف کے باوجود ہم بھی صحافتی فرض ادا کرنے پر مائل ہوئے ہیں۔ یوں تو پیشوایانِ مذاہب اور سیاسی قائدین کی جانیں ہمیشہ خطرہ میں رہتی ہیں۔ لیکن خصوصیت کے ساتھ

(۴)

ڈھاکہ سے بنگلہ زبان میں شائع ہونے والا

بھائی عبد الرحمٰن پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا

پاکستان جیسی نوزائیدہ مملکت میں جس کی بنیاد اعلیٰ ترین روحانی قدروں پر رکھی گئی ہے۔ مذہب یا عقیدہ کے اختلافات میں خنجر کو ثالث بنانا بہت مضر ثابت ہوگا۔ کیونکہ ہر عمل کا ایک ردعمل ہوتا ہے۔ اور ایسے افعال کی تقلید کرنے والے بہت آسانی کے ساتھ بیدار ہوکر تخریبی سرگرمیوں کی وجہ سے حتماً امن کے لئے خطرات کا موجب ہوجاتے ہیں۔

سرزمین پاکستان میں اسلام کے نام پر فرقوں کی کثیر آبادی موجود ہے اور اس کے ساتھ وہ پھل پھول رہی ہیں۔ اور سب کو اپنے اپنے عقائد کی پرامن تبلیغ واشاعت کا پورا پورا حق حاصل ہے اور اسی وجہ سے پاکستان کی عظمت میں روزانہ چار چاند لگ رہے ہیں۔ احمدیوں اور دوسرے عقائد کے مسلمانوں کا مسئلہ خالصتاً ایک اعتقادی اور عقیدہ کا مسئلہ ہے۔ اور ان کو اسلام کی اعلیٰ ترین تعلیمات کی روشنی میں خود ہی اپنے اپنے افعال کا ذمہ دار ٹھہرایا جا سکتا ہے۔ اسی کے ساتھ یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ ایک فرد کی مجنونانہ حرکت سے کسی پوری قوم کو اس کا ذمہ دار قرار نہیں دیا جا سکتا ہرگز بعید ہے کہ اس حادثہ کو صرف ایک انفرادی حرکت سے تعبیر کیا جائے گا۔ اور احمدی فرقہ کے حضرات اور دوسرے مسلمانوں کے تعلقات متاثر نہیں ہوں گے۔

ڈان کے نمائندہ مقیم لاہور نے جو رپورٹ روانہ کی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ حکومت پنجاب نے اس حملے کے بعد پورے صوبہ میں احتیاطی تدابیر اختیار کر لی ہیں۔ تاکہ ایک فرد کے مجنونانہ فعل سے اجتماعی امن کو خطرہ پیدا نہ ہو جائے۔ اور ہم اس کے لئے حکومت پنجاب کی انتظامی صلاحیت کی داد دیتے ہوئے تمام پاکستانیوں سے پُرزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ عقائد میں اختلاف کو شخصی دشمنی کا محرک بنانے سے گریز کریں۔ اور اسلام کے اس اصل نظریہ کو پیش نظر رکھیں کہ "تم اپنے دین پر ہو اور ہم اپنے دین پر" اور لا اکراہ فی الدین، نیز ۔۔۔ تازہ ترین اطلاع سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جناب مرزا بشیرالدین محمود احمد خطرہ کی حد سے گزر چکے ہیں۔ اور پولیس بہت سرگرمی کے ساتھ مصروف تفتیش ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ پاکستان میں تمام مذہبی اختلافات کو مباحثوں، مناظروں اور تحقیق سے طے کرنے کی بجائے نفرت اور تشدد کے ہتھیاروں کو استعمال نہ کیا جائے۔ اس کا نتیجہ مفید ہونے کی بجائے انتہائی مضر ہو سکتا ہے۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ پر حملہ سے دنیا بھر کے احمدیوں میں اضطراب

دنیا بھر کے احمدیوں میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ پر قاتلانہ حملہ کی خبر بارش قدر ہیجان واضطراب رونما ہوا اس کی صحیح ترجمانی سینۂ قرطاس پر نہیں کی جا سکتی۔ تاہم ان تاروں اور خطوط کے مضامین سے کچھ نہ کچھ اندازہ ہو سکتا ہے۔ جن کا ذکر سابقہ اشاعتوں میں کیا جا چکا ہے۔ ذیل میں بھی بعض تاروں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ یہ ذکر کرنا بے محل نہ ہوگا کہ ربوہ میں دور دور کے مقامات سے احباب کے آنے کا ابھی تک تانتا بندھا ہوا ہے۔ یہ دوست ربوہ میں حضور کی زیارت کر کے اطمینان حاصل کرتے ہیں اور واپس اپنے مقامات پر جاکر دیگر احباب کے لئے سکون قلب کا موجب بنتے ہیں۔ احمدی برابر دعاؤں اور صدقات میں مصروف ہیں اللہ تعالیٰ اس بابرکت وجود کو عمر دراز تک صحت وسلامتی کے ساتھ ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

لیگوس (مغربی افریقہ) سے مکرم نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ نائیجیریا اپنی تار میں تحریر کرتے ہیں کہ حضور پر حملہ کی لرزہ خیز خبر سے ہمارے دل انتہائی طور پر مجروح ہوئے ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کی عمر مبارک کو دراز کرے۔

شکاگو (امریکہ) سے مکرم نورالاسلام صاحب تار دیتے ہیں کہ اراکین جماعت احمدیہ شکاگو کو اس روح فرسا خبر سے کہ ان کے محبوب آقا کے وجود پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے۔ انتہائی صدمہ ہوا جس سے ان پر ایک قسم کا سکتہ طاری ہوگیا۔ حضور کی صحت اور درازی عمر کے لئے تہجد، صدقات اور روزوں کا خاص طور پر انتظام کیا گیا یہ انتظام حضور کی صحت تک جاری رہے گا۔

قاہرہ (مصر) سے السید منیر الحصنی صاحب تار دیتے ہیں کہ حضور پر کمینہ اور قاتلانہ حملہ سے دل شدید طور پر زخمی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کو لمبی عمر عطا فرمائے

بغداد (عراق) سے امیر جماعت احمدیہ نے تار دیا ہے۔ کہ حضور پر حملہ کی خبر سے ہمیں سخت اذیت اور دکھ پہنچا ہے۔

زیورچ (سوئٹزرلینڈ) سے احمدیہ مسلم مشن نے وزیر اعلیٰ پنجاب کو مندرجہ ذیل تار دیا اور اس کی نقول گورنر جنرل وزیر اعظم گورنر اور انسپکٹر جنرل پولیس کی خدمت میں روانہ کیں۔

سوئٹزرلینڈ کے احمدی مسلمانوں نے اپنے امام کی ذات اقدس پر قاتلانہ اور بزدلانہ حملہ کی خبر انتہائی رنج وغم واندوہ کے جذبات کے ساتھ سنی۔ ہم سوئٹزرلینڈ کے احمدی اس المناک سانحہ پر اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے آپ کو بتانا چاہتے ہیں کہ ہمیں سوئٹزرلینڈ کے احمدیہ مسلم مشن کے ذریعہ اسلام سے روشناس ہونے اور اسے قبول کرنے کی توفیق ملی۔ اور یہ قدرتی بات ہے کہ ہمیں اپنے پیارے امام اور خلیفۂ وقت کی ذات اقدس سے انتہائی محبت اور عقیدت ہے۔ اپنے آقا ومطاع کی ہمارے دلوں میں انتہائی عزت وتوقیر ہے۔ اس قسم کی دہشت پسندانہ حرکتوں سے ہم اس مقصد کے حصول سے نہیں رک سکتے اور نہ رکیں گے۔ جس کے لئے ہم نے اسلام کی حقانیت کو قبول کیا ہے۔

ہم آپکی حکومت سے پرزور درخواست کرتے ہیں کہ آپ اس معاملہ کی پوری تحقیقات کرائیں اور اس سازش کا نقاب الٹیں جس کے نتیجے میں یہ انتہائی کمینہ اور بزدلانہ حملہ کیا گیا ہے۔ ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ مجرموں کا پتہ چلا کر انہیں کیفر کردار تک پہنچائیں اور انہیں ایسی مثالی سزا دی جائے کہ پھر کسی کو ایسی ذلیل حرکت کرنے کی جرأت نہ ہو۔ اور امن وامان کا احترام اور وقار قائم ہو اور یہ بات پوری طرح واضح کر دی جائے کہ دہشت پسندی اور بربریت تہذیب وتمدن کے اس دور میں نہیں پنپ سکتی اور ہر شخص کو اس بات کا پورا حق حاصل ہے کہ وہ جس عقیدے کو درست سمجھے اس پر عمل کرے۔

ہمیں امید ہے کہ پاکستان میں شورش پسند عناصر احمدی مسلمانوں پر مذہبی وجوہ کی بنا پر جو مظالم ڈھا رہے ہیں ان کا خاتمہ کیا جائیگا۔ اور امن وامان درہم برہم کرنے والے عناصر کو سختی سے دبا دیا جائے گا۔

نوٹ۔ چند اور تاروں کا مضمون آئندہ اشاعت میں دیدیا جائے گا کیونکہ تمام کا نقل کرنا ناممکن ہے۔

گھنگور گھٹا چھائی ہے

از مکرم قاضی محمد ظہورالدین صاحب اکمل۔ لاہور

گھنگور گھٹا چھائی ہے یا دل نہیں چھٹتے
راتیں تو ہیں راتیں ہی یہ دن بھی نہیں کٹتے

خاموشی کے پہرے میں زباں بند فغاں بند
ڈرتے ہیں تیرا نام بھی کھل کر نہیں رٹتے

کمزوری ہمت نہیں پابندِ وفا ہیں
روکیں ہیں بہت سخت یہ پتھر نہیں ہٹتے

راتوں کو بہت تیر چلا دیکھے ہیں لیکن
کیا بات ہے وہ بھی ہیں نشانے سے اچٹتے

کانٹے ہیں بچھے راہ میں اے باغ کے مالی
ہم سے تو سمیٹے نہیں یہ۔ آہ سمٹتے

امداد کو پہنچو گے کہ ہو جائیں گے ہم خاک
اے کاش تم آجانِ جہاں جلد پلٹتے

پُر درد فسانے ہیں ہمارے ہی تو ان میں
اوراق جو تاریخ کے ہیں لوگ اُلٹتے

اے ختمِ رسل فیض ترا جاری نہ رہتا
اصلاح ضلالت کے تقاضے نہ نمٹتے

غالب ہو بدی اور نیکی کو شکستیں!
تقدیر کے رخنے نہیں اس طرح سے پٹتے

کچھ کہنے کے قابل نہیں کیا حال بتائیں
گھٹنا چلا جاتا ہے دل غم نہیں گھٹتے

گر چیخ نکل جاتی ہے آتی ہیں صدائیں
اس راہ میں اکمل کوئی "بنئے" نہیں بٹتے
(بنعانی)

درخواستہائے دعا

(۱) سید شجاعت علی صاحب متعلم جامعۃ المبشرین قادیان کے بڑے بھائی سید احسن علی صاحب ڈیڑھ سال سے بیمار تھے گو پہلے سے کافی افاقہ ہے لیکن ابھی پوری صحت نہیں۔

(۲) احمد لطیف صاحب کانپور کے والد بھی ضعیف ہیں اور اکثر بیمار رہتے ہیں

زکوٰۃ مال کو پاکیزہ کرتی اور بڑھاتی ہے

اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو ابتلا آتے ہیں انکی غرض قلوب کی

اصلاح ہوتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا آج سے چوبیس سال قبل کا ایک

خطبہ جمعہ (قسط ۲)

غرض خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ اپنی مخلوق کو
جگانے کے لئے مصائب نازل کرتا رہتا ہے۔ سو
مومنوں کے لئے ان مصائب کا نام اس نے ابتلاء
رکھ دیا ہے اور منکروں کے لئے عذاب۔ مومنوں
کے لئے صرف عزت کے لئے اور نام رکھ دیا تا ان کے

احترام میں فرق

نہ آئے۔ اور تا دنیا یہ نہ کہے کہ خدا اور اس کے رسول
کو ماننے والے بھی عذاب میں گرفتار ہوتے ہیں۔ ورنہ چیز
ایک ہے۔ جیسے ہم کسی سے کہتے ہیں۔ کھانا ٹھونس لو۔
کسی سے کہتے ہیں۔ کھانا کھائیے۔ بات تو ایک ہی ہے
لیکن ٹھونس لو کہنا نارضگی کے لئے۔ کھائیے برابری
کے لئے۔ اور تناول فرمائیے اعزاز کے لئے ہے۔
ورنہ بات ایک ہی ہے۔ اسی طرح مومن اور کافر دونوں
کو مصائب اور مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ مگر نام
دونوں کے لئے الگ الگ رکھ دیئے گئے۔ کافر کی
تکالیف کا نام عذاب اور مومن کی تکالیف کا ابتلاء
رکھ دیا گیا۔ مگر مقصد ہر ایک ہی ہے۔ خدا تعالیٰ چاہتا
ہے کہ غافل لوگ بیدار ہوں۔ اور جو بیدار ہو چکے
ہیں وہ اور ترقی کریں۔ مگر بعض ان عذابوں اور
ابتلاؤں سے ترقی کرنے کی بجائے ٹھوکر کھاتے
اور اپنی اپنی حالت کے مطابق اور پیچھے جا پڑتے
ہیں۔ مومن تو فائدہ اٹھاتا ہے۔ لیکن جس کے

ایمان میں خلل

ہو وہ ٹھوکر کھا جاتا ہے۔

مولانا روم نے اپنی مثنوی میں ایک روایت
لکھی ہے۔ بلحاظ روایت تو اس کی صحت کے متعلق میں
کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن سبق حاصل کرنے کے لئے بہت
مفید ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ

حضرت لقمان

کو بچپن میں کوئی شخص اٹھا کر لے گیا اور کسی تاجر کے
پاس فروخت کر دیا۔ آپ اس تاجر کے پاس رہنے لگے
آپ کی لیاقت اور ذہانت کو دیکھ کر وہ تاجر آپ سے
بے حد محبت کرتا اور آپ کو اپنے بچوں کی طرح رکھتا۔
حتیٰ کہ آپ کے بغیر کوئی چیز نہ کھاتا۔ اور جب کچھ
کھانے لگتا تو ان کو بھی شریک کر لیتا۔ ایک دفعہ اس
کے ایک گماشتہ نے کسی دور دراز علاقہ سے اس
کے لئے

بے موسم کا خربوزہ

بھیجا۔ تاجر نے اس کی ایک قاش کاٹ کر حضرت لقمانؑ
کو دی۔ آپ نے اسے نہایت مزے سے کھایا۔ تاجر
نے سمجھا بہت مزیدار ہے اس لئے اس نے ایک اور
قاش دی۔ وہ بھی انہوں نے اسی طرح مزے
سے کھائی۔ اس پر اس کی طبیعت بھی چاہی کہ
ایسا مزیدار خربوزہ خود بھی کھائے۔ اور ایک
قاش کاٹ کر اس نے اپنے منہ میں ڈالی مگر
اسے معلوم ہوا کہ خربوزہ

سخت کڑوا

ہے۔ اس پر وہ حضرت لقمان سے ناراض ہوا کہ
میں تو تمہارے مزے کی خاطر تمہیں دے
رہا تھا۔ اگر کڑوا تھا۔ تو تم نے مجھے بتا کیوں نہ
دیا۔ یا اپنے چہرہ سے اس کی کڑواہٹ کا
اظہار کیوں نہ کیا۔ حضرت لقمانؑ نے جواب
دیا جس ہاتھ سے میں اتنی میٹھی چیزیں کھا چکا
ہوں۔ اس سے ایک کڑوی شے پر میں اس
قدر احسان فراموش کیوں بنتا۔ کہ منہ بنانے
لگتا۔

مومن کا کام ہے۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کی طرف
سے اسے زجر ہو۔ تو بھی اپنے ایمان کو متزلزل
نہ ہونے دے۔ کیونکہ قرآن شریف میں

منافق کی علامت

یہ بتائی گئی ہے۔ کہ جب تک اسے ہم نعمتیں
دیتے جائیں وہ خوش رہتا ہے۔ لیکن جب ہاتھ
روک لیں۔ ناراض ہو جاتا ہے۔ مگر مومن
ابتلاء میں ثابت قدم رہتا ہے۔ رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا ایک

عبرت انگیز واقعہ

ہے۔ آپ جنگ تبوک کے لئے نکلے بعض
لوگ پیچھے رہ گئے۔ آپ ان پر ناراض ہوئے۔
اور حکم دیا۔ ان سے کوئی کلام نہ کرے۔ اور کچھ
دنوں کے بعد حکم دیا۔ ان کی بیویاں بھی ان سے
علیحدہ رہیں۔ خیال کیا جا سکتا ہے کہ یہ کتنی بڑی
سرزنش تھی۔

ایک صحابی

بیان کرتے ہیں۔ میں متواتر رسول کریم صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوتا۔ اور آکر
السلام علیکم کہتا۔ اور خیال کرتا۔ آپ بولیں
گے تو نہیں۔ مگر شاید منہ میں جواب دیں۔ اس
لئے آپ کے ہونٹوں کی طرف دیکھتا۔ لیکن جب
کوئی حرکت نہ ہوتی تو اٹھ کر چلا جاتا۔ اور دوبارہ
آکر السلام علیکم کہتا۔ اور پھر ہونٹوں کی طرف
دیکھتا۔ جب ہونٹوں میں حرکت نظر نہ آتی۔ تو پھر
باہر چلا جاتا۔ اور پھر آتا۔ اسی طرح آتا جاتا رہتا۔
ایک دفعہ میں اپنے بھائی کے ساتھ چلا جس سے
مجھے اتنی محبت تھی کہ ہمیشہ ہم اکٹھے کھانا کھاتے
تھے۔ اس سے میں باتیں کرتا گیا۔ مگر اس نے کوئی جواب
نہ دیا۔ میں نے تنگ آکر کہا کہ تو اچھی طرح جانتا
ہے۔ میں منافق نہیں ہوں محض غفلت کی وجہ سے
پیچھے رہ گیا۔ اس نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہا،
اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ اس پر میں نے
خیال کیا۔ اس سے زیادہ اور کیا ہو گا کہ اتنا عزیز
بھائی بھی میری طرف توجہ نہیں کرتا۔ میں دل برداشتہ
ہو کر بازار کی طرف چلا گیا۔ راستے میں مجھے بعض
لوگوں نے بتایا کہ ایک اجنبی تمہیں پوچھتا پھرتا
ہے۔ تھوڑی دیر بعد ایک شخص نے پوچھا۔ کیا
تم مالک ہو۔ وہ شخص

غسان کے فرمانروا کا ایلچی

تھا۔ جو سرحد پر سلطنت روما کے ماتحت ایک
عیسائی ریاست تھی۔ اس نے مجھے ایک خط دیا۔
جس میں لکھا تھا۔ ہمیں معلوم ہے تم کتنے معزز
آدمی ہو۔ اور قوم میں تمہیں کس قدر رسوخ اور
تعرف حاصل ہے۔ مگر خبر ملی ہے کہ محمد صلے اللہ
علیہ وسلم نے تم سے ایسا برا سلوک کیا ہے۔ جو
ذلیل لوگوں سے بھی نہیں کیا جاتا۔ اس کا ہمیں
بہت افسوس ہے۔ اگر تم ہمارے پاس آجاؤ۔ تو
ہم تمہارا مناسب اعزاز کریں گے۔ میں نے یہ
خط پڑھ کر دل میں کہا یہ

شیطان کا آخری حملہ

ہے۔ خط لانے والے سے میں نے کہا۔ آؤ اس
کا جواب دوں۔ میں اسے ساتھ لے کر چلا۔ آگے
ایک تنور جل رہا تھا۔ میں نے خط اس میں پھینک
کر کہا۔ اپنے آقا سے جا کر کہہ دو کہ اس کے خط کا
یہ جواب ہے۔ یہ کہہ کر میں گھر آگیا۔ کیونکہ کوئی
بات تو کرتا نہیں تھا۔ اس لئے میں اب گھر میں
ہی رہنے لگا۔ آخر ایک دن صبح کی نماز کا وقت تھا
کہ میں نے سنا کہ ایک شخص دور پہاڑی سے آواز
دے رہا ہے۔ مالک مبارک ہو۔ خدا اور اس کے
رسولؐ نے تمہیں معاف کر دیا۔ مالک مالدار آدمی
تھے۔ اور جنگ سے پیچھے اسی لئے رہ گئے
تھے کہ انہوں نے سمجھا۔ میرے پاس سواری
ہے۔ جب چلوں گا لشکر میں جا کر شامل ہو جاؤں
گا۔ مگر وہ اسی خیال میں رہ گئے۔ انہوں نے کہا
میں چونکہ مال و دولت کی وجہ سے جہاد سے محروم
رہا ہوں۔ اس لئے

اپنی ساری جائیداد

خدا تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہوں۔ اور ایسی دفعہ بار
ے اس عہد کو نبھایا کہ جس شخص نے سب سے پہلے آپ
کو مبارکباد دی۔ اسے بھی اپنے ایک دوست سے
قرضہ لے کر تحفہ دیا۔ اپنے مال سے کچھ نہ دیا کیونکہ
وہ ان کے نزدیک ان کا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ہو چکا
تھا۔ تو مومن

ابتلاء میں ترقی

کرتا ہے۔ لیکن منافق اور بھی گر جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ
کی طرف سے جو ابتلاء آتے ہیں۔ وہ اس لئے آتے
ہیں کہ لعلھم یرجعون جب کافر پر عذاب
بھیجے تب بھی خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہوتی ہے کہ
وہ اس کی طرف لوٹے۔ تو مومن پر ابتلاء اسے اپنے
سے دور کرنے کے لئے کس طرح ہو سکتا ہے۔ جو شخص
دشمن کو بھی اس کے فائدہ کے لئے سزا دیتا ہے۔
وہ دوست کو نقصان کے لئے کس طرح تکالیف دے
سکتا ہے۔ لیکن بعض نادان اپنے نفع و نقصان اور
مفید و مضر میں امتیاز نہ کر سکنے کی وجہ سے سخت
ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو
عذاب پہنچتا ہے۔ اس کی غرض یہی ہوتی ہے کہ دلوں
کو صاف کرے۔ اگر انسان اس سے سبق حاصل کرے
تو وہی اس کے لئے

برکت کا موجب

ہو جاتا ہے۔ اور اگر دور جا پڑے۔ تو اللہ غنی ہے
اسے کسی کی پرواہ نہیں۔ اس لئے تم پر بھی جب
کوئی مصیبت آجائے۔ تو اگر اپنے آپ کو مومن
سمجھتے ہو۔ تب بھی یہی خیال کرو۔ کہ اس کی غرض
لعلھم یرجعون ہے۔ اور اگر اپنے آپ
کو خدا تعالیٰ کا دوست سمجھتے ہو۔ تو یہ خیال کرو کہ
جب کوئی ذلیل انسان بھی اپنے دوست کو نقصان
نہیں پہنچاتا تو خدا تعالیٰ اپنے دوست کو کس طرح
ضائع کر سکتا ہے۔ پس یقینی رکھو کہ وہ ابتلاء
بھی تمہارے اعزاز کے لئے ہے تباہی کے
لئے نہیں۔

شذرات

چھوت چھات!

منو کے قانون کے مطابق ہندو سوسائٹی چار ورنوں میں منقسم رہی ان میں سے شودر کہلانے والے ادنیٰ اور رذیل قرار پائے اب زمانہ کی نئی کروٹ کے ساتھ ہزاروں سال کے بعد ان میں جذبۂ حریت بہت تیزی سے بیدار ہو رہا ہے۔ لیکن راسخ العقیدہ طرز کے لوگ ابھی تک ان کو انسان سمجھنے کو تیار نہیں چنانچہ

"مدھیہ بھارت ہریجن سیوک سنگھ کے لیڈر نے بتایا کہ گزشتہ دو سال میں کھنڈ اور ہوشنگ آباد میں چالیس ہریجنوں کو ہلاک کیا گیا!!"

(الجمعیۃ ۲۰؍۴؍۵ ص ۲۹)

روزنامہ "پرتاپ" جالندھر مورخہ ۲۴؍۴؍۵ سے علم ہوتا ہے کہ بنارس کے وشوناتھ مندر میں داخلہ کے بارہ میں سٹی مجسٹریٹ نے حکم امتناعی جاری کر دیا ہے۔ یہ حکم اس وجہ سے جاری کیا گیا کہ ہریجن لیڈروں نے (جن میں سے دو ایم۔ ایل۔ اے اور دو ممبران پارلیمنٹ ہیں) اعلان کیا تھا کہ وہ مندر کے داخلہ کے لئے ہریجن بھگتوں کی رہنمائی کریں گے۔ اس سے قبل ہندوؤں کی طرف سے یہ درخواست بھی دی جا چکی ہے۔ کہ مستقل حکم امتناعی جاری کیا جائے۔

گو قانوناً چھوت چھات ختم کرا دی گئی ہے لیکن کوئی قانون معتقدات اور نظریات میں انقلاب برپا کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے رہنمایان ملک بجا طور پر دعظ و تلقین کی طرف توجہ دے رہے ہیں۔ امید ہے اس کے نتائج خاطرخواہ برآمد ہوں گے۔ چنانچہ ۳۰ر مارچ کو دہلی سے پانچ میل کے فاصلہ پر شاہدرہ میں تقریر کرتے ہوئے نائب صدر جمہوریہ ڈاکٹر ذاکر حسین نے قوم سے چھوت چھات کی برائی کو دور کرنے کی پرزور اپیل کی انہوں نے عوام کو خبردار کیا کہ اگر انہوں نے پرانی روایات کے سہارے زندگی بسر کرنا جاری رکھا اور ذات پات کے احساس اور صوبہ پرستی کو ختم نہ کیا تو ملک کی ترقی کو نقصان پہنچے گا۔

بیسویں صدی جیسے زمانہ میں امریکہ جیسے ترقی یافتہ ملک میں اور اسی طرح جنوبی افریقہ میں رنگ و قوم کی منافرت اور تفریق برقرار ہے جب ہم پونے چودہ صدی قبل عرب جیسے ملک پر نظر ڈالتے ہیں عجیب نظارہ نظر آتا ہے۔ اسلام نے حیرت زا انقلاب برپا کر دیا۔ صدیوں کے مردے مزنہ و کریہ اخلاق سے عاری اعلےٰ اخلاق کے مالک ہو گئے۔ اس تاریک و تار زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ سے قبل اپنی بیوی کی طرف سے جائداد میں ملنے والے تمام غلاموں کو آزاد کر دیا۔ بلکہ وفات کے وقت آپؐ نے جو لشکر ایک جنگ میں بھیجا اس میں ایک غلام زادہ کی کمان کے تحت اعلےٰ خاندانوں کے بزرگ صحابہ حتیٰ کہ حضورؐ کے بعد ہونے والے پہلے خلیفہ حضرت ابوبکرؓ بھی شامل تھے۔ اسلام نے مساوات کا جو سبق سکھلایا اس کی روزانہ پانچ بار عملاً مشق کرائی جاتی ہے۔ جبکہ شاہ و گدا اور محمود و ایاز ایک ہی صف میں مساوی حیثیت میں عبادت میں شریک ہوتے ہیں۔ گویا حقوق انسانی کا چارٹر ابتداء سے ہی قولاً اور فعلاً ہر طرح اسلام نے تیار کیا۔ یہ سبق اسلام نے ہی قریباً چودہ صدی قبل سکھلایا جو ابھی تک دیگر اقوام کیلئے مشعل راہ ہے۔ ان حالات کو دیکھ کر انسان بے اختیار ہو کر درود پڑھنے لگتا ہے۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد و بارک وسلم۔

صبح کا بھولا ہوا . . . . .

ہمارے ملک میں ہڑتالیں بازیچۂ اطفال بن چکی ہیں۔ چنانچہ گزشتہ چند روز میں

۱۔ بنارس کے دس ہزار رکشا چلانے والوں نے لائسنس کی فیس میں کمی کے لئے ہڑتال کر دی۔

۲۔ ہبلی کے ایک کارخانہ میں تین صد کارکنوں نے ہڑتال کر دی اس لئے کہ دو کو برخاستگی کا نوٹس مل چکا تھا۔ ہنگامہ میں بعض لوگ زخمی ہوئے۔ پولیس نے گرفتاریوں کے بعد کارخانہ بند کر دیا جس سے ایک ہزار اشخاص بے کار ہو گئے۔

۳۔ ۳ر اپریل سے ناسک میں بیڑی مزدوروں نے کارخانہ کے سامنے دھرنا مار رکھا ہے۔ ان میں سے ۳۴ گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

ان ہڑتالوں کی ہلاکت آفرینی دن بدن بڑھ رہی ہے۔ مقام شکر ہے کہ ارباب حل و عقد نے اس کی روک تھام کی طرف کچھ نہ کچھ توجہ کی ہے۔ چنانچہ یو۔ پی اسمبلی نے بھوک ہڑتال کو ناجائز قرار دے دیا ہے۔ مثل مشہور ہے صبح کا بھولا اگر شام کو گھر آ جائے تو اُسے بھولا نہیں کہنا چاہیئے۔

تبلیغ و تبدیلیٔ مذہب

چند روز قبل وزیر داخلہ ڈاکٹر کاٹجو نے پارلیمنٹ میں اپنے بیان میں کہا کہ بھارت میں تبلیغ کی اجازت ہے لیکن تبلیغی سرگرمیوں کو امن و انتظام کے نقطۂ نظر سے دیکھا جائے گا۔

ہماری گذارش ہے کہ گو حکومت کا منشاء یہ نہ ہوگا کہ تبدیلیٔ مذہب پر کسی قسم کی پابندی لگائے۔ لیکن اگر کسی ایسے موقع پر ہنگامہ برپا ہو تو حکومت ضرور مداخلت کرے گی۔ اور تبدیلیٔ مذہب کی اجازت نہ دے گی۔ لیکن ایک انسان مذہب اس لئے اختیار کرتا ہے کہ وہ اس کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کی رضا اور آخرت کے لئے زاد راہ اور روحانی اطمینان حاصل کر سکے اور اگر وہ اسے اختیار نہ کرے تو اس کے یقین و ایمان کے مطابق وہ اپنی زندگی کا گوہر مقصود پانے میں ناکام رہتا ہے۔

وزیر داخلہ کے اس بیان کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ روحانی اور اُخروی امور کے اختیار کرنے کی اجازت سیکولر یعنی غیر مذہبی اور غیر روحانی اور مادی حکومت دیا کرے گی اور یہ امر یقیناً مذہب۔ آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ تحریر و تقریر کے منافی ہے اور اس بھارتی آئین کے خلاف ہے جس پر ہمیں بجا طور پر فخر ہے۔

اس سلسلہ میں یہ امر بھی قابل توجہ ہے کہ جبکہ اگ سیاسی معاشی اور اقتصادی نظریات کی اشاعت و ترویج کی آئین کی رو سے اجازت ہے جو اکثریت اور حکومت دونوں کے نظریات سے شدید متضاد ہیں۔ تو مذہبی نظریات کے قبول کرنے کے لئے ایسی شرط کیوں لگائی گئی ہے۔ بیشک نہ صرف مذہب بلکہ کسی نظریہ کو ملک کے خرمن امن و امان کو چنگاری دکھانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ لیکن اس کا صرف اتنا مفہوم ہے کہ کسی مذہب والا امن سوز حرکات کا ارتکاب نہ کرے نہ یہ کہ کسی کے ایک مذہب قبول کرنے پر اگر لوگ ہنگامہ برپا کریں تو ہنگامہ کرنے والوں سے نپٹنے کی بجائے مذہب کو بعد تحقیقات اختیار کرنے والے پر تشدد روا رکھا جائے۔ کہ اسے تبدیلیٔ مذہب سے روک دیا جائے۔ پاکستان میں گذشتہ سال جو ہنگامہ اختلاف عقائد کی بناء پر ہوا۔ اس سے ہمیں سبق حاصل کرنا چاہیئے کہ کہیں تبدیلیٔ مذہب کی روک تھام کر کے ویسے ہی حالات ہمارے پُر امن ملک میں بھی پیدا نہ ہو جائیں ہمیں اس امر کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ایسی پابندی خلوص کی جگہ منافقت پیدا کرنے کا موجب ہوگی۔ جبکہ ایک شخص تحقیقات کے ذریعہ بعض عقائد کی غلطی پر آگاہ ہو کر دوسرے مذہبی نظریات دل سے قبول کر چکا ہوگا۔ لیکن لوگوں کی ہنگامہ آرائی سے خائف ہو کر وہ علانیہ قبول نہیں کر سکے گا۔ آزر لوگ اختلاف عقیدہ کی بناء پر کیوں ہنگامہ برپا کر کے امن میں خلل انداز ہوں گے۔ اور اگر ہوں گے تو کیا حکومت کا کام یہ ہوگا کہ ان امن شکنی کرنے والوں کی ہمنوائی کرے؟ یہیں حکومت کا اولین فرض ہے کہ وہ ہر قیمت پر آزادیٔ ضمیر اور حریت کو برقرار رکھے۔

لیکن اگر حکومت بعض لوگوں کے شور و شر سے دب کر مذہبی نظریات کے اختیار کرنے پر پابندی عائد کرے گی۔ تو اسے اس کے مضرات کا سامنا ہوگا۔ ہمارا ملک عادی ہو چکا ہے۔ کہ ذرا ذرا سی بات پر لوگ ہڑتال کرتے اور رائے عامہ کو منظم کرنے لگتے ہیں۔ مثلاً ایک نااہل پروفیسر کو ملازمت سے برطرف کیا جائے یا طالبعلموں کو اُن کے کسی بڑے جرم کی بناء پر نکالا جائے تو فوراً ہڑتالیں اور ہنگامہ آرائی شروع ہو جاتی ہے۔ پس ایسی پابندی سے اس امر کا امکان ہے کہ ہندو اقوام سے غیر ہندو اقوام کو ہمیشہ خوف لاحق رہے گا۔ کیونکہ ہڑتالیں کرنے والے انہی میں سے ہیں۔ اور مسلمانوں نے یہ طریق کار کبھی اختیار نہیں کیا۔ حتیٰ کہ جب ڈیڑھ دو سال قبل احمد آباد میں کافی تعداد میں مسلمانوں کو ہندو بنا لیا گیا۔ تو بھی کوئی فساد نہیں ہوا۔ اسلام نے لا اکراہ فی الدین کہکر کہ دین میں ہرگز کوئی جبر نہیں اور یہ کہہ کر لکم دینکم ولی دین۔ کہ تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا۔ یہ اعلان کر دیا۔ اور اس پر عمل کر کے دکھایا کہ جس مذہب کو چاہے اختیار کرے۔

اخبارِ عالم احمدیت

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے ماہ فروری میں تنظیم کی مضبوطی کے لئے کوشش کی۔ جو دوست تحریک جدید کے مالی جہاد میں شریک نہ تھے ان کو شریک کرنے کے لئے مقامی جماعت کی امداد کی۔ حکومت سے گندم حاصل کر کے اڑھائی صد من غرباء میں تقسیم کی۔ دس احباب کو برسر روزگار کرنے کے لئے مناسب کوشش کی گئی۔ ڈیڑھ صد افراد کو راشن کارڈ کے حصول میں مدد دی۔ آٹھ جھونپڑیاں بنائی گئیں۔ ناخواندوں کو خواندہ بنانے کے لئے تحریک کرنے کے علاوہ خدام سے نماز کے ترجمہ کا امتحان لیا گیا۔ نماز مترجم نصف ہزار طبع کر کے تقسیم کی گئی۔ ہر قسم کی کتب پر مشتمل لائبریری قائم کی گئی ہے۔ نوجوانوں کو مخرب الاخلاق امور سے احتراز کرنے اور شعائرِ اسلامی کی پابندی کرنے کی تلقین کی گئی۔ اخلاقی اصلاح کرنے کی طرف بھی خدام کو توجہ دلائی گئی۔

مجلس ۲۰ر اپریل ۔۔ مبلغین اسلام کے اعزاز میں مقامی جماعت ربوہ جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین کی طرف سے دعوتیں اور جلسے کئے گئے۔ اور آنے والے مبلغین کو ایڈریس کے ذریعہ خوش آمدید اور جانے والے مبلغین کو الوداع کیا گیا۔ بعد ازاں مولوی نذیر احمد صاحب علی نے جو چوتھی بار مغربی افریقہ جا رہے ہیں فرمایا کہ مبلغین آپ کے نمائندے ہیں۔ لہذا آپ جس قدر مرکز کے ماحول کو بلند کریں گے اتنے اعلیٰ مبلغین پیدا کر سکیں گے۔ مولوی محمد سعید صاحب انصاری مبلغ بورنیو نے نوجوانانِ احمدیت کو توجہ دلائی کہ وہ زیادہ سے زیادہ باہر نکلیں۔ ان کا میدانِ عمل تمام دنیا ہے۔ صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب (ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ) نے جو انڈونیشیا جا رہے ہیں کہا کہ ہم نے اسلام اور کفر کی جنگ لڑنی ہے۔ اس کے لئے ہمارے مدارس ہماری بہترین تربیت گاہ ہیں۔ سید شاہ محمد صاحب مبلغ انڈونیشیا نے اس طرف توجہ دلائی کہ ہمیں غیر ممالک سے آنے والے طلباء اور نمائندگان کے جذبات کا زیادہ سے زیادہ خیال رکھنا چاہیئے۔ مولوی نور الحق صاحب انور نے جو ریاستہائے متحدہ امریکہ جا رہے ہیں تلقین کی کہ خدا کے حضور پیش ہونے سے پہلے ہمیں خدمت اسلام کا زادِ راہ ساتھ لینا چاہیئے۔ سید ولی اللہ شاہ صاحب مبلغ مشرقی افریقہ نے اس امید کا اظہار کیا کہ آئندہ اسلام اور عیسائیت کی جنگ کا عظیم مرکز مشرقی افریقہ ہی ہوگا۔ اس لئے ہمیں اس کے لئے ابھی سے تیاری کرنا چاہیئے۔

آخر میں مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ جماعت احمدیہ دہلی نے بتایا کہ ہم ہندوستان میں بھی تبلیغ اسلام کے فریضہ سے غافل نہیں ہیں۔ صاحب صدر نے توجہ دلائی کہ مبلغین جس ملک میں جائیں وہاں کی مقامی زبان میں اعلیٰ تحریر اور تقریر کی مشق کریں۔ یہ مبارک تقریب دعا پر ختم ہوئی۔ احباب ان مبلغین اور دیگر تمام مجاہدین کی دعاؤں سے امداد فرمائیں۔

پروگرام کی رو سے مولوی نذیر احمد صاحب علی اور مولوی نور الحق صاحب انور نے ربوہ سے ۱۱ر اپریل کو روانہ ہونا تھا۔

مولوی محمد سعید صاحب انصاری موصوف کئی سال کی تبلیغی جدوجہد کے بعد گذشتہ سال ربوہ واپس آئے تھے۔ اور اسی اثناء میں قادیان کی زیارت سے بھی مشرف ہوئے تھے۔ آپ نے ۱۱ر اپریل کو کراچی سے بورنیو کے لئے روانہ ہونا تھا۔

۔۔۔ برادر محمد سوکیا صاحب اپنی اہلیہ صاحبہ سمیت ماریشس سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کے لئے ربوہ آئے تھے۔ اور اس اثناء میں دونوں قادیان بھی تشریف لائے۔ چھ ماہ پاکستان میں قیام کرنے کے بعد آپ ۱۱ر اپریل کو کراچی سے وطن واپس جانے کا عزم رکھتے تھے آپ وہاں ایک سرکاری عہدہ پر فائز ہیں اور احمدی نوجوانوں کی مجلس کے قائد بھی رہ چکے ہیں۔

مسٹر سوکیا نے بتایا کہ وہ قادیان اور ربوہ میں کارکنوں کے جوش و جذبے اور طریق کار کو دیکھ کر بے حد متاثر ہوئے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ ماریشس میں سرکاری مردم شماری کے مطابق احمدیوں کی تعداد چھ ہزار آٹھ سو ہے۔ جماعت کی چار مساجد ہیں۔ جن کے ساتھ بچوں کے لئے ابتدائی مدارس ہیں۔ اور اب احمدیہ کالج کھولے جانے کے امکانات زیر غور ہیں۔ احمدیہ مشن کی طرف سے ایک پندرہ روزہ اخبار بزبان فرانسیسی شائع ہوتا ہے۔ ایک مقامی زبان میں احمدیہ لٹریچر کی متعدد کتب کے تراجم مکمل ہو چکے ہیں۔ عیدین پر تمام افراد جماعت باہمی نیز زیر تبلیغ افراد سے ملاقات کی خاطر اکٹھے کھانا کھاتے ہیں۔

آپ نے کچھ عرصہ لاہور میں بھی قیام کیا۔ آپ بتاتے ہیں کہ ہر مرتبہ میں نے ربوہ کی آبادی اور رونق کو دو چند دیکھا۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ اس کی حیرت انگیز ترقی میں خاص خدا تعالیٰ کا فضل اور تائید شامل حال ہے۔ میں نے ربوہ میں اپنے اندر حیرت انگیز تبدیلی محسوس کی ہے۔ ہم دونوں ایک نیا جذبہ اور ایمان لے کر واپس جا رہے ہیں آپ تمام احباب کو السلام علیکم اور حسن سلوک اور اخوت کے لئے جزاکم اللہ کہتے ہیں۔

تبصرہ ۔۔۔۔۔۔ (از اسسٹنٹ ایڈیٹر)

"تاریخ القرآن"

مرتبہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الاسدی

اگرچہ حضرت عرفانی صاحب نے متعدد کتابیں مختلف مضامین پر مشتمل تالیف فرمائی ہیں۔ اور ہر کتاب اپنے اندر معلومات کا ایک خزانہ رکھتی ہے۔ لیکن زیر نظر کتاب "تاریخ القرآن" اپنے افادی پہلو سے غالباً سب سے بڑھ گئی ہے۔ حضرت ممدوح نے اپنی خداداد قابلیت سے جس فاضلانہ انداز میں حالات حاضرہ کے متقضیٰ کو اس کتاب کے ذریعہ پورا کرنے کی سعی فرمائی ہے۔ وہ بلاشبہ قابل صد شکر و احترام ہے

تعجب کا مقام ہے کہ موجودہ زمانہ میں جس قدر زیادہ ضرورت ایک جامع الہٰی کتاب کی پیش آ رہی ہے۔ جسے قرآن پاک باحسن وجوہ پورا کر رہا ہے۔ اُسی قدر بعض کوتاہ اندیشوں نے اسے اپنے اعتراضات کا نشانہ بنا رکھا ہے۔ مگر ان کی حالت بالکل ایسی ہی ہے جیسے ایک شاعر کہتا ہے ؎

كَضَرَائِرِ الْحَسْنَاءِ قُلْنَ لِوَجْهِهَا
حَسَدًا وَبُغْضًا إِنَّهُ لَدَمِيمُ

(یعنی جس طرح ایک حسین عورت کی سوتیں ازراہِ حسد و بغض اُس کے خوبصورت چہرہ کے متعلق کہا کرتی ہیں کہ یہ تو بدنما ہے!)

بہرحال حضرت عرفانی المحترم نے نہایت عمدگی سے اُن اعتراضات کے تحقیقی جواب پیش کئے ہیں۔ اور ساتھ کے ساتھ انداز بیان ایسا پرلطف ہے کہ کتاب کے پڑھنے والے کے دل میں قرآن پاک کی محبت اور اس سے اُلفت بڑھتی جاتی ہے!

جہاں دقیق علمی بحثوں کی ضرورت پیش آئی ہے۔ نہایت سلیس اور عام فہم بنا کر اس خوبی سے نبھایا ہے کہ ہر شخص اپنی استعداد و قابلیت کے مطابق اس سے استفادہ کر سکتا ہے۔

قرآنی سورتوں کے خلاصے ایک سورت کا دوسری سورت کے ساتھ تعلق اور گہرا ارتباط اس عمدگی سے بیان کیا ہے کہ سارا قرآن مجید ایک سلک میں منسلک نظر آتا ہے مسلمانوں پر ایک وقت ایسا بھی آیا جب ان میں سے بعض نے محض حقیقت الامر سے ناواقفیت کی بناء پر نسخ فی القرآن کا عقیدہ بنا رکھا لیکن موجودہ زمانہ کے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے ثریا ستارے پر گئے ہوئے قرآنی علوم اور اس کی بلند شان کو پھر زمین پر قائم کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کے فیضِ صحبت سے فیض یاب ہو کر حضرت عرفانی الاسدی نے اس مضمون پر بھی سیر حاصل بحث کی ہے۔ اور بتایا ہے کہ جن آیات قرآنیہ سے قائلین نسخ استدلال کرتے ہیں وہ درست نہیں بلکہ قرآن پاک کی آیات و احکام اپنی جگہ پر ایک مضبوط چٹان کی طرح قائم ہیں۔

چونکہ حضرت ممدوح کا مقصد "تاریخ القرآن" کے مرتب کرنے سے یہ ہے کہ قرآن کریم ہی کی روشنی میں قرآن مجید کی تنزیل۔ ترتیل و تدوین اور ترتیب بیان کی جائے۔ اس لئے آپ نے آخر میں اختلاف قرآت پر بھی بحث کی ہے۔ اور بتایا ہے کہ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے رسول تھے۔ اس لئے ضروری تھا کہ حضور کے چشمہ سے ہر اسود و احمر سیراب ہو۔ اس لئے جونہی حلقہ اسلام وسیع ہوا۔ قرآن پاک کی قرآت کیلئے مختلف لب و لہجہ کا خیال ضروری تھا۔ اسلئے حضور نے اس طریق پر قرآت کی اجازت دی جس سے مختلف حروف میں پڑھنے سے نہ تو معنوں میں کوئی تغیر آتا اور نہ اس سے حلال و حرام میں کوئی فرق پڑتا۔

الغرض یہ کتاب ایک بیش بہا ٹھوس علمی معلومات کا خزانہ ہے جس کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے فائدہ بخش ہے۔

خدا تعالیٰ حضرت عرفانی صاحب کو اپنی جناب سے اجر جزیل عطا فرمائے کہ انہوں نے ہزارہا صفحات کے مطالعہ سے مستغنی کر دیا ہے!

تقریباً دو سو صفحہ کی یہ ضخیم کتاب صرف ۳/۸ میں حضرت عرفانی الاسدی الدین بلڈنگس سکندر آباد سے مل سکتی ہے۔

علاوہ ازیں قادیان میں قریشی فضل الرحمٰن صاحب اور پاکستان میں دفتر الحکم عیدگاہ ربوہ کراچی نمبر ۵ اور دفتر فرقان احمد نگر ربوہ ضلع جھنگ سے بھی عند الطلب مل سکتی ہے۔

فسادات مغربی پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ

لاہور۔ ۱۱راپریل۔ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت نے جو گذشتہ سال کے اوائل میں قادیانیوں کے خلاف فسادات کے اسباب کی تحقیقات کرنے کے لئے قائم کی گئی تھی آج اپنی رپورٹ حکومت پنجاب کو پیش کر دی۔ رپورٹ ایک ہزار اُنیس فل سکیپ صفحوں پر مشتمل ہے۔ اور چیف جسٹس مسٹر محمد منیر اور مسٹر جسٹس ایم آر کیانی نے اس پر متفقہ طور پر دستخط کئے ہیں۔ رپورٹ آج حکومت پنجاب کے ہوم سیکرٹری مسٹر غیاث الدین احمد کے سپرد کر دی گئی ہے۔

حکومت پنجاب کے لئے اس رپورٹ کو شائع کرنا ضروری ہے۔ بشرطیکہ حکومت یہ سفارش نہ کرے کہ رپورٹ کا کوئی حصہ شائع نہ کیا جائے۔ اور عدالت بھی اس رائے سے اتفاق کرے۔ عدالت نے سفارش نہیں کی ہے کہ رپورٹ کا کوئی حصہ شائع نہ کیا جائے۔

رپورٹ ایک تمہیدی بیان سے شروع ہے۔ جس میں فریقوں کی گواہی کو اکٹھا کرنے کے بارے میں جو طریق کار اختیار کیا گیا تھا اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ رپورٹ کو چھ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے سے تیسرے حصے میں متعلقہ واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ پہلا حصہ تقسیم ملک سے لے کر لاہور میں ۱۹راجولائی ۱۹۵۲ء کو آل مسلم پارٹیز کنونشن تک سے متعلق ہے۔ حصہ دوئم لاہور کنونشن سے ۲۶رفروری ۱۹۵۳ء تک ہے۔ جب مجلس عمل نے راست اقدام کا فیصلہ کیا تھا۔ اور راست اقدام تحریک کے رہنما کراچی میں گرفتار کئے گئے تھے۔ حصہ سوئم میں لاہور سیالکوٹ، گوجرانوالہ۔ لائلپور۔ منٹگمری اور راولپنڈی کے فسادات اور ان کو دور کرنے کے لئے جو اقدام کئے گئے ان کا ذکر ہے۔ حصہ چہارم ۴رمارچ ۱۹۵۳ء کو لاہور میں مارشل لاء کے نفاذ سے متعلق ہے۔ اس میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان اختلافات کی تاریخ اور نوعیت کے ذکر کے علاوہ ان حالات کا بھی ذکر ہے جن میں احمدیوں کے متعلق تین مطالبات تشکیل کئے گئے۔ اس کے بعد اس نظریہ کی تحلیل کی گئی ہے جو ان مطالبات کی پشت پر تھے۔ اور اس سلسلے میں ان موضوعات پر بحث کی گئی ہے۔

۱۔ حقیقی اسلامی ریاست کی بنیادیں اور اس کے لوازم

۲۔ اسلامی ریاست کے متعلق علماء کا تصور اور اس کے مضمرات۔

۳۔ اس کا اثر (ا) آئین (ب) موجودہ (یا) مستقبل کے قوانین (ج) بین الاقوامی قوانین اور بین الاقوامی میثاق اور معاہدوں پر اگر پاکستان اس نظریئے کو تسلیم کرے جن پر مطالبات کی بنیاد تھی۔

آخر میں اس حصے میں ان حالات کا ذکر ہے جنہوں نے فسادات پر قابو پانا ناممکن بنا دیا۔ اور جن کی وجہ سے مارشل لاء نافذ ہوا۔

پانچواں فسادات کی ذمہ داری سے متعلق ہے۔ اور اس کے تحت مندرجہ ذیل مسائل پر بحث کی گئی ہے اور ان کے متعلق رائے دی گئی۔

۱۔ آیا لاہور میں ۱۳رجولائی ۱۹۵۲ء کو منعقد ہونے والی آل انڈیا مسلم پارٹیز کنونشن اس کی ذمہ دار ہے۔

۲۔ آیا کراچی میں ۱۶ر سے ۱۸ر جنوری ۱۹۵۳ء تک منعقد ہونے والی آل پاکستان مسلم پارٹیز کنونشن اس کی ذمہ دار ہے۔

۳۔ آیا جماعت اسلامی اس کی ذمہ دار ہے

۴۔ آیا احرار کی کوئی خاص ذمہ داری ہے

۵۔ آیا دستور ساز اسمبلی سے تعلق رکھنے والی تعلیمات اسلامی بورڈ کے ارکان اس کے ذمہ دار ہیں۔

۶۔ آیا احمدی ذمہ دار ہیں۔

۷۔ کیا صوبائی مسلم لیگ اس کی ذمہ دار ہے اور کس حد تک۔

۸۔ اخباروں کی ذمہ داری

۹۔ مرکزی حکومت کی ذمہ داری اور

۱۰۔ صوبائی حکومت کی ذمہ داری

حصہ ششم اس امر سے متعلق ہے کہ تحریک کا مقابلہ کرنے کے لئے غیر فوجی حکام نے جو اقدامات کئے وہ کافی تھے یا نہیں۔ اس حصے میں عدالت نے حکومت کے افسروں کی متعدد سفارشات کا تجزیہ کیا ہے۔ جس میں چیف سیکرٹری۔ ہوم سیکرٹری، انسپکٹر جنرل پولیس ڈی آئی جی (سی آئی ڈی) اور ڈپٹی کمشنر شامل ہیں۔ اور یہ کہ جو سفارشیں افسروں نے موصول کیں یہ وزیر اعلیٰ سے کی تھیں۔ مثلاً کوئی اشتعال انگیز تقریر کی گئی یا اشتعال انگیز مضمون لکھا گیا۔ تاکہ یہ فیصلہ کیا جا سکے کہ یہ کافی تھا یا نہیں۔ اور کیا وزیر اعلیٰ نے سفارش کو قبول کیا۔ سول افسروں اور وزیر اعظم کے امن و امان سے متعلق اختیاری ذرائع۔ امن و امان کے درمیان فرق۔ امن و امان کو سیاسی مصلحتوں کے ماتحت کر دینے سے خطرہ پیدا ہوا یا نہیں۔ تحریک کی جانب پریس کا ردِ عمل۔ یہ الزام کہ اردو کے چار اخبار تحریک کو کراچی کی طرف ایک خاص رُخ پر موڑنے کے لئے استعمال ہوئے تھے۔ کراچی میں مذہبی حلقہ۔ یہ الزام کہ ایک طرف خواجہ ناظم الدین علماء سے متاثر تھے۔ اور دوسری طرف مسٹر دولتانہ ان کو الجھن میں ڈالنا چاہتے تھے۔ مارشل لاء سے قبل کے واقعات فوج نے جو رول ادا کیا۔ اندرون شہر میں کرفیو نہ لگانا۔ مولانا اختر علی خاں کی ٹیلیفون کال۔ جیسے امور کا تفصیل سے جائزہ لیا گیا ہے (اپ پ)

سالِ رواں کا پروگرام

(۱) ہر تعلیم یافتہ مرد اور عورت جماعت کے کسی ایک مرد یا عورت کو جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے معمولی لکھنا پڑھنا سکھا دے۔

(۲) "جماعت کا ہر فرد چھوٹا ہو یا بڑا۔ عورت ہو یا مرد تحریک جدید میں حصہ لے . . . . . . جماعت کا کوئی فرد تحریک جدید سے باہر نہ رہ جائے۔"

(۳) ہر احمدی زمیندار جو فصل عام طور پر کاشت کرتا ہے وہ اس کا ایک فیصدی زیادہ بوئے۔ اور اس کی آمدنی تحریک جدید میں دے۔

(۴) "ہر احمدی اپنے ہاتھ سے کچھ نہ کچھ زائد کام کرے۔ اور اس سے جو آمد ہو وہ اشاعتِ اسلام کے لئے دے۔"

مبلغین کرام کی توجہ کے لئے اعلان

جیسا کہ مبلغین کرام کو معلوم ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال اپریل میں ختم ہوتا ہے اور سال رواں کے جملہ حسابات کا اسی ماہ میں طے ہو جانا ضروری ہے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا تمام مبلغین ہند کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ:-

۱۔ ماہ اپریل کا سائرپل بہر حال ۳۰راپریل کو روانہ کر دیں۔

۲۔ اگر کسی مبلغ کو کسی گذشتہ مہینے کا کوئی بل تا حال نہ ملا ہو یا کسی طرح کا حساب ہر مہ دفتر ہو تو اس کے بارہ میں فوری طور پر مطلع کریں تا تحقیق کی جا سکے مناسب ہوگا کہ جس مہینے کے سائر بل نہ پہنچنے کا خیال ہو اس کی ایک نقل دوبارہ دفتر میں بھیج دیں تا اگر وہ بل مرکز میں پہنچا ہی نہ ہو۔ تو اس نقل سے ہی برآمد کرایا جا سکے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

زائرین قادیان

قادیان ۱۷راپریل۔ الطاف حسین خاں صاحب سابق صدر جماعت اور سے پور کٹیا شاہجہانپور جو ۱۴راپریل کو ربوہ سے وارد دار الامان ہوئے۔ آج اپنے وطن کو روانہ ہو گئے۔

۱۸راپریل۔ چوہدری مبارک احمد صاحب بی۔ اے مع اہلیہ محترمہ امۃ الرحیم صاحبہ لاہور کے لئے اور خواجہ محمد عبد اللہ صاحب (خلف حضرت خواجہ عبد الرحمن صاحب میر ینجر امیر صوبائی کشمیر مرحوم) ربوہ کے لئے روانہ ہو گئے۔

ایک افسوسناک سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری عبد الحکیم صاحب بعمر قریباً پچپن برس بعارضہ نمونیہ مورخہ ۶راپریل کو اپنے وطن موضع ددگا نوالی ضلع سیالکوٹ میں فوت ہو کر دفن ہوئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ہمیں اس صدمہ میں برادر چوہدری عبد السلام صاحب قادیان و جملہ اقارب سے دلی ہمدردی ہے۔

یہ صدمہ اس لئے بھی بھاری ہے۔ کہ چوہدری عبد السلام صاحب ۱۹۴۷ء سے اس وقت تک اپنے والد صاحب بزرگوار سے ملاقات نہیں کر سکے۔ اللہ تعالیٰ تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق رفیق کرے۔ اور مرحوم کی مغفرت کرے۔

(ادارہ)

اتحاد و مذاہب

ایک مجلس میں عنوان بالا پر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی نے ذیل کا لیکچر دیا۔ جو ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

ہر وہ شخص جو مذہب کے بارہ میں کچھ غور و فکر کرے گا۔ وہ اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ مذہب ایک فطری چیز ہے۔ جو انسان کی فطرت میں ودیعت کیا گیا ہے جس کو قرآن مجید نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔ "فطرۃ اللّٰہ التی فطر الناس علیھا (فطرۃ ا)

قدرت کے موجودہ حیران کن نظام کو دیکھ کر انسان کے اندر ایک جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اور انسان اس عظیم الشان ہستی کے آگے جھک جانا چاہتا ہے۔ جو اس وسیع کائنات کے پیچھے کام کر رہی ہے۔ اور اس ہستی سے ملنے کے لئے تڑپ رکھتا ہے۔ اور اس کا دل بے اختیار اس ہستی پر ایمان لانے کے لئے اس کو مجبور کر دیتا ہے۔ جو اس وسیع کائنات کی خالق اور منتظم ہے۔ اس خالق اور منتظم ہستی کے ساتھ جو چیز ہمارا پیوند جوڑتی ہے۔ اور ہمارا تعلق استوار کرتی ہے۔ اسلامی اصطلاح میں اس کو مذہب کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ گویا مذہب وہ راستہ ہے۔ جو انسان کو خدا تعالیٰ تک پہنچا دیتا ہے۔ ہر وہ شخص جو اس رستہ پر گامزن ہوتا ہے۔ وہ خدا کی یاد میں اپنا اکثر وقت صرف کرتا ہے۔ اور وہ انسان مذہب کے عمدہ اور نیک اصولوں کی وجہ سے اخلاق حسنہ کا مجموعہ بن جاتا ہے ہر قسم کی بد خلقی اور تنگ نظری سے دور رہتا ہے۔ گویا دوسرے الفاظ میں ایک طرف اس کا تعلق اپنے خدا سے مضبوط ہو جاتا ہے اور دوسری طرف اعلیٰ اخلاق کا جامہ پہن لیتا ہے۔

دنیا کے ہر مذہب نے خواہ وہ کسی نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اپنا اہم مقصد تعلق باللہ اور اخلاق حسنہ کا قیام بتایا ہے۔ اور مختلف مذاہب کی تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا۔ کہ لوگوں نے مختلف زمانوں میں مذاہب پر عمل کر کے اپنے نفسوں کو پاک اور روحوں کو صاف کیا۔ خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق قائم کیا اور بنی نوع انسان کی ہمدردی و محبت میں اپنے دن بسر کئے۔ چنانچہ رامائن میں راجہ دشرتھ کے دار الخلافہ کا ذکر کرتے ہوئے مہا کیب منی نے بال کانڈ میں لکھا ہے:-

کہ اس شہر میں دھرماتما لوگ رہتے تھے۔ جو اپنی حالت پر قانع تھے۔ لالچ سے اور طمع سے نفور۔ خدا کی یاد میں مگن رہتے مذہب کے پابند تھے۔ نفس پرست بخیل اور بد خلق آدمی اس شہر میں ڈھونڈنے سے نہ ملتا تھا۔ اس جگہ کے تمام مرد و زن نفس کش اور دھرماتما تھے۔ نیک چلن اور خوش اخلاق تھے۔ تنگ خیالی سے کوسوں دور رہتے۔ جھوٹ بولنے بغض و حسد کو ننگ انسانیت سمجھتے تھے۔ دہریت والحاد کو کوئی نہ جانتا تھا۔

آج سے ۱۴۰۰ سال پہلے سرزمین عرب میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔ اور انہوں نے مذہب کے بہترین اصولوں کے ذریعہ عرب کی کایا پلٹ دی۔ انسان گناہ سے کوسوں دور ہو گیا۔ خدا کی محبت میں سرشار رہنے لگا اور اس کی پریم بھری باتوں میں اپنے دن گزارنے لگا۔ نہ مال و دولت کی ہوس نہ عیش و عشرت کی تمنا تھی۔ اخوت۔ محبت اور پریم کی ایک نرالی دنیا تھی۔

یہ اس وقت کی باتیں ہیں۔ جبکہ انسان مذہب پر عامل تھا۔ اور مذہب کی حقیقت کو سمجھتا تھا۔

آج دنیا زبانی دعووں کے لحاظ سے مذہب سے اتنی قریب نظر ہوتی ہے۔ کہ سراپا مذہب معلوم ہوتی ہے۔ لیکن عملی لحاظ سے مذہب اور انسان میں بعد المشرقین تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آج انسان اپنے کردار سے گر چکا ہے۔ اور اس کی حالت ناگفتہ بہ ہو چکی ہے۔ جدھر بھی نظر اٹھا کر دیکھتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسا بگڑا ہوا زمانہ دنیا میں کبھی نہیں آیا۔ آج مذہب کو بہت غلط استعمال کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ مذہب جو اس لئے دنیا میں آیا تھا کہ انسان کو برائیوں سے بچا کر نیک کرداری کی طرف لگا دے۔ اسی مذہب کے نام پر سینکڑوں آفتیں ڈھائی جا رہی ہیں۔ مذہب تو ایک پاکیزہ۔ لطیف روحانی ہدایت کا ضابطہ تھا۔ جس کو آج ہم نے شرارت اور باہمی عداوت کا سبب بنایا ہوا ہے۔ ایک وقت تھا کہ لوگوں کا ذات باری کے متعلق یہ اعتقاد ہوتا تھا۔ کہ بادشاہ فخریہ کہا کرتے تھے کہ میرے ملک میں کوئی دہریہ یا ناستک نہیں۔ لیکن آج عوام تو عوام حاکم لوگ بھی پرمیشور کا نام کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ اور حاکموں کے خیالات مذہب کے متعلق اس قدر خراب ہو چکے ہیں۔ کہ وہ اس کو نابود کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ہمارے پردھان منتری پنڈت جواہر لال نہرو اپنی سوانح عمری میں تحریر فرماتے ہیں:-

"ہندوستان اور دیگر ممالک میں اس چیز نے جسے مذہب کہا جاتا ہے یا کم از کم مذہب کی منظم شکل کے نظارے میرے دل میں سخت نفرت پیدا کر دی ہے۔ اور میں نے اکثر اوقات مذہب کی مذمت کی ہے اور اس کا صفایا کرنے کی کوشش کی ہے۔"

میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کے خیالات کے لوگ بالکل صدق دل سے ایسا کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ دیکھتے ہیں۔ کہ اس زمانہ میں جو لوگ مذاہب کے ماننے والے ہیں۔ ان میں سے اکثر راستی سے کوسوں دور ہیں۔ باہمی نزاع اور تکرار میں لگے رہتے ہیں۔ محبت انسانی کا ان میں نام و نشان تک نہیں۔ مذہب کی آڑ میں اپنا الو سیدھا کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ چنانچہ جب کسی مذہب کی خوبی کو اس کے پیروؤں کے اخلاق و ایمان سے جانچا جاتا ہے۔ تو سخت مایوسی کا سامنا ہوتا ہے۔ اور طبیعت مجبوراً دہریہ پن کی طرف جاتی ہے۔ اور اس مذہب اور اس کا خیال چھوڑنے کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ کہاں ہمارے بزرگ جنہوں نے خدا داد طاقتوں سے اپنے اخلاق حسنہ اور نیک چلن سے دنیا میں مذہب کے نام کو بلند کیا اور کہاں ہم بدبخت ہیں۔ جو نہ صرف اس کو بدنام کر رہے ہیں۔ بلکہ اس کا نام و نشان مٹانے میں اپنی غرض کا ساتھ دے رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ مقدس ہستیوں کو چھوڑ کر آج مدہ بھی نگاہ ڈالیں مذہب کے نام سے ایسے کام کئے جا رہے ہیں جن کا مذہب سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ مذہب مندرجہ ذیل باتوں کے لئے رہ گیا تھا۔

(۱) دوسرے کا حق تلف کیا جائے۔ (۲) دوسروں پر جبر و تشدد روا رکھا جائے (۳) جس طرح بھی ہو سکے مذہب کے نام پر فساد کیا جائے۔ (۴) مذہب کی آڑ میں بدی کا سلسلہ چلایا جاوے (۵) مذہب کے نام پر بد اخلاقی اور بد چلنی پھیلائی جاوے

مذہب کے بزرگ۔ اور پیشوا جو راستی کے جذبات۔ روشن ضمیری اور وسیع النظری پیدا کیا کرتے تھے۔ مذہب کا حقیقی رنگ دکھا کر خوش خلقی اور نیک چلنی کا نمونہ اپنے پیروؤں کو دکھاتے تھے۔ محبت ہمدردی اور خدمت خلق کو انسان زندگی کا معیار بنا کر اپنے شاگردوں کو انسانیت کے سچے جوہر سے مزین کیا کرتے تھے وہ آج نظر نہیں آتے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان مذہب اور اس کے اصولوں کو چھوڑ کر دوسرے رستہ پر گامزن ہے۔ اور یہ جھگڑے دنگے۔ بدکرداریاں اور بد اخلاقیاں جو ہمارے اندر آگئی ہیں یہ مذہب اصولوں کو چھوڑنے سے آئی ہیں۔ کیونکہ مذہب۔ اور ایمان ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو حدود کے اندر پابند کر رکھتی ہے۔ آج ملک میں بد چلنی۔ بے حیائی۔ بیروزگاری مفلسی بڑھتی جا رہی ہے۔ جس کے مختلف وجوہات بتائے جاتے ہیں۔ میرے نزدیک وہ جملہ وجوہات نادرست ہیں۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اس بری حالت کا سب سے بڑا سبب ہماری مذہب اور ایمان سے لاپرواہی ہے۔ اور مذہب کو دنیاوی اغراض کے پورا کرنے کا ذریعہ بنانا ہے۔ ایک مذہب کو دوسرے مذہب کے خلاف بتا کر اپنا الو سیدھا کرنا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ نااتفاقی حسد اور نفرت ہمارے اندر کوٹ کوٹ کر بھر دی گئی ہے۔ اور ہم انسان نما وحشی جانور بن گئے ہیں۔

ہمارے اندر ایک طبقہ ایسا پیدا ہو گیا یا پیدا کر دیا گیا جس نے بڑے زور سے یہ پروپیگنڈا کیا کہ مذہب اختلافات کی جڑھ ہے۔ اور مذہب اتحاد اور پریم کی جڑھ پر کلہاڑا لگاتا ہے۔ امن اور شانتی کا ستیاناس کرتا ہے۔ لیکن ہر وہ شخص جس نے سرسری نظر سے بھی مذاہب کا مطالعہ کیا ہو وہ سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ پروپیگنڈا بالکل بے بنیاد ہے۔ اور دراصل اس پروپیگنڈہ کے ذریعہ نسل انسانی میں منافرت پیدا کرنا مقصود تھا۔ ورنہ کسی مذہبی کتاب کی طرف اس سوء تعلیم منسوب کرنا اس مذہبی کتاب پر ظلم کرنا ہے مختلف مذاہب نے بہت سے ایسے اصول بیان کئے ہیں۔ جو ایک دوسرے مذہب کے ساتھ ملتے جلتے ہیں۔ میں اس وقت ان اصولوں کو چھوڑ کر صرف اس اصل کو بیان کرتا ہوں جو نسل انسان کو آپس میں اتحاد و محبت۔ صلح اور پریم کے ساتھ رہنے کے متعلق مختلف مذہبی کتابوں اور مذہبی بزرگوں نے بتایا ہے۔

اس وقت ہمارے سامنے تین بڑے بڑے مذاہب کے ماننے والے نظر آتے ہیں۔ ہندو عیسائی اور مسلمان۔ ان تینوں مذاہب نے صلح اور آشتی کی وہ تعلیم دی ہے۔ کہ اگر ہر مذہب کا پیرو اس پر عمل کرے تو وہ امن سوز باتوں کے قریب بھی نہیں آ سکتا۔ اور اس تعلیم کا متحدہ طور پر سب مذاہب میں موجود ہونا مذاہب کے متحد ہونے کا ایک بین ثبوت ہے۔ چنانچہ وید میں لکھا ہے

مترسی چکشوشا سمیکشا ہے سروانی بھوتانی۔

یعنی دنیا میں جس قدر بھی انسان بس رہے ہیں ان سب کو مترتا اور محبت کی روشنی سے

دیکھنا چاہئے۔ اس منتر میں کوئی امتیاز نہیں کہ عالی انسان کے ساتھ محبت کا سلوک کرو اور ادنیٰ کے ساتھ نہ کرو۔ بلکہ بحیثیت انسان ہونے کے سب کے ساتھ خواہ وہ امیر ہو یا غریب بچہ ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت سب کے ساتھ انسانیت، محبت اور پریم کے ساتھ پیش آنے کی تعلیم دی گئی ہے
دھرم شاستر میں لکھا ہے:۔

اور دیا سرد بھو ستیشو کرنہ منسا گرہ
ہوگ بیشنگ سلانم چ شام دھرم سناتنم

تمام پرانیوں کے ساتھ بغیر بھاؤ کے دور جو کہ سلوک کرنا۔ دان کرنا۔ اور ہر قسم انسان سے ہمدردی کرنا یہی پرانا دھرم ہے۔ پھر لکھا ہے۔

ایم نجو پر دو یتی گنا گھو چیتسام
ادھار چتا نام دسودیو کٹمبکم

یہ ہمارا آدمی ہے اور یہ پرایا ہے یہ حساب تو ان لوگوں کا ہے جن کے دل چھوٹے ہیں۔ بڑے دل والے لوگ اس قسم کا اختلاف پیدا کرتے ہیں۔

حضرت مسیح علیہ السلام پیار اور محبت کی تعلیم دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لئے دعا مانگو تاکہ تم اپنے آسمانی باپ کے بیٹے ٹھہرو ..... کیونکہ اگر تم اپنے محبت رکھنے والوں سے محبت رکھو تو تمہارے لئے کیا اجر ہے ..... اور اگر تم اپنے ہی بھائیوں کو سلام کرو تو کیا زیادہ کرتے ہو"۔ (متی)

پھر لکھا ہے۔

"میں تم سننے والوں سے کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو جو تم سے عداوت رکھیں ان کا بھلا کرو جو تم پر لعنت کریں ان کے لئے برکت چاہو ..... جیسا تم اوروں سے برتاؤ رکھنا چاہتے ہو تم بھی ان کے ساتھ ویسا ہی کرو۔ اگر تم اپنے محبت رکھنے والوں سے ہی محبت رکھو گے تو تمہارا کیا احسان ہے۔ کیونکہ گنہگار بھی اپنے محبت رکھنے والوں سے محبت رکھتے ہیں"۔

اسلام کے بانی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے عظیم الشان مقاصد میں سے اہم مقصد یہ بھی تھا۔ کہ دنیا کی مختلف اقوام میں میل ملاپ اور محبت کو استوار کیا جائے آپ نے مذہبی اختلاف کی وجہ سے پیدا ہونے والی برائیوں کا سدِ باب کرنے کے لئے مختلف اصول دنیا کے سامنے رکھے۔ ان میں سے ایک اصل یہ تھا کہ آپ نے اس امر کو دنیا کے سامنے وضاحت کے ساتھ رکھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کی جسمانی ربوبیت کے ساتھ ساتھ روحانی ربوبیت بھی ہوتی رہی ہے۔ اور روحانی ربوبیت کے لئے جس طرح عرب میں خدا تعالیٰ کے نبی آئے اسی طرح چین۔ فارس۔ ہندوستان وغیرہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے راہنما آئے۔ اس اصل کو قائم کرکے آپ نے جملہ مذاہب کے اتحاد کی زبردست اور ٹھوس بنیاد رکھی ہے۔ اسی وجہ سے اسلام نے غیر مذاہب پر حملے کرنے یا ان کے متعلق نکتہ چینی کی اجازت نہیں دی۔ بلکہ ایسے مذہبی مباحثوں سے بھی روکا ہے جو کسی فریق کے لئے دل آزاری کا موجب ہوں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا:۔

لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدواً بغیر علم

یعنی اللہ کے سوا جن دوسری چیزوں کی لوگ پرستش کرتے ہیں ان کو گالی مت دو۔ کیونکہ اس طرح وہ لوگ حد سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کو گالیاں دینا شروع کر دیں گے۔

یہود اور نصاریٰ کے باہمی جھگڑوں کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید نے فرمایا ہے۔

وقالت الیہود لیست النصاریٰ علیٰ شیء وقالت النصاریٰ لیست الیہود علیٰ شیء وھم یتلون الکتٰب کذالک قال الذین لا یعلمون مثل قولھم (سورۃ بقرہ)

یہودی کہتے ہیں کہ عیسائی کسی چیز پر قائم نہیں۔ اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہودی کسی چیز پر قائم نہیں۔ حالانکہ دونوں کتاب پڑھتے ہیں اسی طرح ان لوگوں نے بھی جو حقیقت کا علم نہیں رکھتے یہی بات کہی ہے۔

ان آیات میں بتایا کہ یہ دونوں یعنی عیسائی اور یہودی کس طرح باہمی تعصب میں حد سے بڑھ کر ایک دوسرے پر ناواجب حملے کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ دونوں فرقے بائبل کو مانتے ہیں۔ پھر ایک فریق دوسرے کو یہ کہیں کہتا ہے کہ اس کے پاس کوئی کتاب نہیں۔ کچھ نہ کچھ صداقت تو ہر مذہب میں پائی جاتی ہے۔ اور یہ تو پھر اہل کتاب ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مضبوط اصل کو بیان کرنے کے ساتھ ہی ساتھ مخلوق خدا پر خاص طور پر شفقت کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

ان اللہ تبارک وتعالیٰ رفیق یحب الرفق ویرضیٰ ویعین مالا یعین علی العنف

یعنی اللہ تعالیٰ نرمی کرتا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے اور نرمی سے خوش ہوتا ہے اور نرمی کرنے پر انسان کی مدد کرتا ہے۔

پھر فرمایا:۔

لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس

اللہ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

یہ حدیث عام ہے۔ اس میں ناس کا لفظ ہے۔ جو تمام عالم انسانیت پر حاوی ہے۔ اور مسلم۔ غیر مسلم۔ مومن۔ کافر۔ خویش و بیگانہ کی اس میں کوئی قید نہیں۔ بلکہ سب کے ساتھ رحم کا سلوک کرنے کا ارشاد ہے۔ بلکہ یہاں تک فرمایا کہ اگر تم لوگوں پر رحم نہ کرو گے تو خدا بھی تم پر رحم نہیں کرے گا۔ کتنا زوردار اور مؤثر انداز نصیحت ہے کہ اس سے بڑھ کر نہیں ہو سکتا۔

پھر تمام لوگوں کے ساتھ شفقت مہربانی کے ساتھ پیش آنے کی ہدایت دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ خیر الناس ما ینفع الناس وہ آدمی بہتر ہے جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچے یہ حدیث بھی عام ہے اور اس میں بھی تمام انسانوں کو نفع رسانی کی تعلیم دی گئی ہے۔ یہ تعلیم جو مختلف مذاہب کی کتابوں میں تھی۔ یہ صرف کتابوں کی ہی زینت نہیں رہی بلکہ جیسا کہ میں ابتداء میں بتا دیا ہے۔ ان تعلیمات پر عمل کرکے مختلف ازمنہ میں لوگوں نے امن اور شانتی محبت اور پریم کے ساتھ اپنی زندگی بسر کی ہے۔ آج ہم امن اس کی مدائی جنگ کر رہے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی مختلف مذاہب کے ان مستندہ اصولوں سے جن کے ذریعہ پہلے امن اور شانتی قائم ہوتی رہی دور بھاگ رہے ہیں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ مذاہب کے اتحاد کا نقشہ دیکھیں تو ہمارا فرض ہے کہ مذاہب کے ان اصولوں پر عمل کریں۔ جو مذاہب کے متفقہ طور پر ہمارے سامنے رکھے ہیں۔ اس صورت میں مختلف مذاہب کے ذریعہ ہمارا اتحاد ہوگا۔ آج خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں ایک ایسی جماعت ہے جو کہ مذاہب کے ان زریں اور صلح کن اصولوں کو لے کر کھڑی ہے۔ اور وہ جماعت احمدیہ ہے۔ جماعت احمدیہ ہی وہ جماعت ہے۔ جو آج مذہب کا جھنڈا لے کر مذہب کے سچے اصولوں کی طرف جا رہی ہے۔ اور جس کے بانی نے انہی اصولوں کی طرف دعوت دیتے ہوئے فرمایا ہے

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

فقہاء و محدثین میں سے بعض کی عمریں ترتیب پیدائش و وفات

نمبر شمار	اسماء فقہاء و محدثین	ترتیب پیدائش	ترتیب وفات
۱	حضرت امام ابو حنیفہ رح	سنہ ۸۰ ہجری	سنہ ۱۵۰ ہجری امام ابو حنیفہ
۲	حضرت امام مالک رح	سنہ ۹۵ ہجری	سنہ ۱۷۹ ہجری امام مالک
۳	حضرت امام شافعی رح	سنہ ۱۵۰ ہجری	سنہ ۲۰۴ ہجری امام شافعی
۴	حضرت امام احمد بن حنبل رح	سنہ ۱۶۴ ہجری	سنہ ۲۴۱ ہجری امام احمد بن حنبل
۵	حضرت امام بخاری رح	سنہ ۱۹۴ ہجری	سنہ ۲۵۶ ہجری امام بخاری
۶	حضرت امام ابو داؤد رح	سنہ ۲۰۲ ہجری	حضرت امام مسلم سنہ ۲۶۱ ہجری
۷	حضرت امام مسلم رح	سنہ ۲۰۴ ہجری	حضرت امام محمد بن یزید ابن ماجہ سنہ ۲۷۳ھ
۸	حضرت امام محمد بن یزید ابن ماجہ	سنہ ۲۰۹ ہجری	حضرت امام ابو داؤد سنہ ۲۷۵ھ
۹	حضرت امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی	سنہ ۲۰۹ ہجری	حضرت امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی سنہ ۲۷۹ھ
۱۰	حضرت امام احمد بن شعیب النسائی	سنہ ۲۱۵ ہجری	حضرت امام احمد بن شعیب النسائی سنہ ۳۰۳ھ

اخبار قادیان

۹ر اپریل کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں زیر صدارت شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج لاہور مقامی مجلس کے زیر اہتمام جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس کا آغاز برادر عبد الشکور کنزے صاحب کی تلاوت سے ہوا۔ بعد ازاں مجلس مقامی کی طرف سے ملک صلاح الدین ایم۔اے نے انگریزی میں ایڈریس پیش کیا۔ جس میں ہر دو معزز بھائیوں کو اپنے جذبات مسرت کا اظہار کرکے ان کو خوش آمدید کہا اور بتایا کہ احباب قادیان کے لئے آپ کی آمد انتہائی مسرت کا باعث ہوئی ہے اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کئی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا آپ نشان ہیں۔ حضورؑ نے ایک انگریز کو فرمایا تھا۔ کہ آپ میری صداقت کا نشان ہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے عرصہ دراز قبل مجھے بتایا تھا۔ کہ تیرے پاس دور دراز علاقوں سے لوگ آئیں گے۔ اسی طرح حضورؑ نے ایک رؤیا میں اپنے تئیں انگلستان میں تقریر کرتے ہوئے دیکھا۔ اور آپؑ نے سفید پرندے پکڑے۔ جس کی تعبیر آپؑ نے یہ بیان فرمائی کہ یورپ کے لوگ حضورؑ کی صداقت قبول کریں گے ہمارے لئے آپ کی آمد ایمان افروز ہے۔ اس لئے بھی کہ تقسیم ملک کے بعد مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کے دیگر مقدس مقامات غیر آباد ہو گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان کا ایک روشن ستارہ اور مضبوط چٹان کی طرح اب بھی قائم ہے۔ ۱۹۴۷ء میں بالخصوص امریکہ کے احمدیوں نے ہم سے اخوت و ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور جبکہ آپ دونوں کو قادیان کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ ہمیں توقع ہے۔ کہ قادیان کے مستقل بین الاقوامی مرکز کی اہمیت سے آپ دوسروں کو روشناس کرتے رہیں گے۔ اور ہم قادیان میں خدمت اسلام کی خاطر قیام رکھنے والوں کو اپنی دعاؤں میں بھی یاد رکھیں گے۔ (اس کا خلاصہ اردو میں حاضرین کو بتا دیا گیا)

برادرم عبد الشکور کنزے نے ذیل کے حالات زندگی بزبان انگریزی بیان کئے۔ میں برلن میں عیسائی گھرانہ میں پیدا ہوا۔ وہیں تعلیم پائی۔ فوج میں سپاہی بھرتی ہوا۔ اور کیپٹن کے عہدہ تک ترقی پائی۔ ۱۹۳۶ء میں شمالی افریقہ میں بھیجا گیا جہاں مسلمانوں سے ملاقات ہوئی ایک جز جسے وہ نظم کی طرح پڑھتے تھے ان سے یاد کی۔ جو کہ مسلمان ہونے کے بعد معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ تھی ۱۹۴۳ء میں جنگی قیدی کے طور پر امریکہ اور پھر تین سال کے بعد ڈربی (انگلستان) پہنچا۔ ڈربی میں مجھے اسلامی لٹریچر کی جستجو ہوئی۔ اور پوسٹ کارڈ مسجد فضل لندن لکھا۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لندن نے مجھے دو کتب "اسلامی اصول کی فلاسفی" اور "احمدیت یا حقیقی اسلام" دیں۔ جن کے مطالعہ سے میں بے حد متاثر ہوا انہوں نے کوشش کر کے میری تبدیلی لندن میں کرا دی تاکہ میں مسجد میں آمد و رفت رکھ سکوں چنانچہ ستمبر ۱۹۴۷ء میں میں نے اسلام قبول کر لیا۔ اور اپریل ۱۹۴۷ء میں مجھے برلن واپس بھیجدیا گیا۔ میں نے اپنے تئیں خدمت اسلام کے لئے فوراً وقف کر دیا۔ جو بفضلہ تعالیٰ قبول کر لیا گیا۔ مغربی پاکستان کے حالات کے باعث بعد مشکل میں سوئٹزرلینڈ سے پاکستان اس وقت پہنچا جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ قادیان سے لاہور تشریف لے جا چکے تھے۔

حضور مجھ پر بہت نوازشات فرماتے رہے چنانچہ کوئٹہ میں حضور نے مجھے چار ماہ تک بنفس نفیس پڑھایا۔ سلسلہ کے انتظام کے ماتحت میں متفرق کلاس اور جامعۃ المبشرین میں تعلیم پاتا رہا ہوں اور اب جامعہ کا آخری امتحان پاس کیا ہے۔ میرا نصاب قرآن مجید۔ حدیث فقہ، کلام۔ اردو، عربی اور تاریخ اسلام تھا۔ میں جبری ہوں جو اپنی ہوشیال اپنے وطن تبلیغ کے لئے واپس جانے والا ہوں۔ میری شادی میر حمید اللہ صاحب گجراتی ریٹائرڈ انسپکٹر کے ہاں ہوئی ہے۔

اس وقت قادیان ایک دیرہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ بھائیوں نے باوجود انتہائی مشکلات اور ذہنی انتشار کے حفاظت کا کام کیا ہے۔ آئندہ والا مورخ آپ کو ہرگز نہیں بھول سکتا۔ آپ سے درخواست ہے کہ میرے لئے اور تمام دنیا کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ صاحب صدر نے اس کا ترجمہ سنایا۔ بعد ازاں برادر عبد الشکور صاحب رشن نے اپنی تقریر میں بتایا کہ

میں امریکہ کے شمالی مغربی حصہ میں پیدا ہوا نہ معلوم کیوں مجھے عہد طفولیت سے ہی مسلمانوں کی طرف کشش تھی۔ پندرہ سال کی عمر میں میں نے پادری سیل کا ترجمہ قرآن مجید پڑھا باوجود متعصبانہ ترجمہ کے وہ اسلام کے محاسن کو چھپا نہ سکا اور میں اس سے بے حد متاثر ہوا۔ کچھ عرصہ میں نے [illegible] میں اور پھر اٹھارہ سال کی عمر میں کالج میں آٹھ ماہ تک بطور پادری تعلیم پائی۔ لیکن وہ مجھے پسند نہ آئی۔ اور میں فوج میں بطور سپاہی بھرتی ہوا۔ اور ٹیکنیکل سارجنٹ تک ترقی پائی۔ وہاں میں ایک جماعت کو اتوار کو پڑھاتا اور گرجے میں پادری کے فرائض سرانجام دیتا تھا۔ اس اثناء میں میری ملاقات مسلمانوں سے ہوئی۔ جنہوں نے مجھے اسلام کی ابتدائی باتیں سکھلائیں۔ وہ لوگ ایران کے شیعہ تھے۔ میں نے عقیدۃً اسلام قبول کر لیا۔ لیکن ان کے مخصوص عقائد میں نے قابل قبول نہ سمجھے بعد میں غیر مبایعین کے امریکہ کے مبلغ چوہدری بشیر منٹو صاحب کے ذریعہ قانوناً مسلمان ہوا۔ لیکن انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ اور احمدیت کا مجھ سے ذکر نہیں کیا۔ پھر مسلمانوں کو دیکھ کر اسلام بلکہ کسی مذہب سے بھی دلبستگی کم ہوتی جاتی تھی۔ سب مجھے یکساں نظر آتے تھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اتفاقاً چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ سے میری ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مجھے اسلام کی فلاسفی اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا دیباچہ ترجمۃ القرآن دیں۔ جن کے مطالعہ سے مجھے از سر نو اسلام سے دلچسپی پیدا ہوئی۔ چار ماہ کے مطالعہ اور چوہدری صاحب کی مساعی سے میں جماعت احمدیہ میں داخل ہوا۔ فوج سے فراغت کے بعد ۱۹۵۲ء میں میں پاکستان آیا اور جامعۃ المبشرین میں قرآن مجید اور حدیث کی تعلیم پائی۔ چونکہ میں زیادہ قیام نہیں کر سکتا اور مجھے جلدی واپس جانا ہے۔ اس لئے اردو سیکھنے کی طرف زیادہ توجہ دی ہے۔

آخر پر آپ نے کہا کہ آپ قادیان میں ٹھہرنے والوں نے اسلام اور احمدیت کی خدمت کی ہے۔ اور ہمت اور محنت سے جماعت کو قائم رکھا ہے ہم بے حد متاثر ہوئے ہیں۔ اور آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ صاحب صدر نے اس کا ترجمہ سنایا۔ اور پھر ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ پر حملہ کے متعلق چوہدری محمود احمد صاحب مبشر کی ایک نظم سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ بعد ازاں مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری فاضل سیکرٹری تعلیم و تربیت نے جنہوں نے مقامی مجلس کی طرف سے اس جلسہ کا اہتمام کیا تھا سب کا شکریہ ادا کیا مادہ پرست اقوام میں سے معززین کا نہ صرف قبول اسلام بلکہ عیش و آرام سے بکلی انحراف کرکے زندگیوں کو خدمت اسلام کے لئے وقف کر دینا ان کا قرآن مجید کی تلاوت کرنا اور بعد میں رشن صاحب کا متعدد اور خصوصاً آخری فقرات اردو میں اخلاص و محبت کے ساتھ کہنا یہ سب کچھ حاضرین کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہوا۔

قارئین کرام سے یہ کہنا بے موقعہ نہ ہوگا کہ یہ تحریک جدید کی برکات ہیں۔ کہ دیگر اقوام جو صدیوں سے کروڑہا روپیہ سالانہ مخالفت اسلام میں صرف کر رہی ہیں۔ اور لاکھوں کتب شائع کر چکی ہیں۔ آپ کی قلیل مالی قربانیاں ان میں سے دین اسلام کے جاں نثار سپاہی پیدا کر رہی ہیں۔ اس لئے نہایت ضروری ہے کہ ہم ان قربانیوں میں ہرگز سستی نہ دکھائیں اور چاہیئے کہ کوئی مرد و زن اور بچہ اس تحریک میں شمولیت سے پیچھے نہ رہے۔ جن کی مالی حالت اچھی نہ ہو وہ کئی ایک مل کر پانچ روپے سالانہ ادا کر سکتے ہیں۔

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۵ر اپریل۔ جناب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ربوہ سے بخیریت تمام واپس تشریف لائے۔

۱۸ر اپریل۔ جناب مولوی برکات احمد صاحب راجیکی ناظر امور عامہ و خارجہ چند روز قبل بے ہوش ہو کر گر پڑے اور اسی رات دوبارہ بے ہوشی کا دورہ ہوا۔ ابھی تک نڈھال ہیں۔ ان کی اہلیہ محترمہ بھی بیمار ہیں۔ گو دونوں کو نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب ہر دو کی صحت عاجلہ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

جناب مولوی عبد الرحمٰن صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی علالت کے باعث چند دن زیر رخصت رہے۔ اب خفیف سی علالت باقی ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

محترم شیخ محمد حسین صاحب پنشنر قانونگو (سابق صدر دار الفضل قادیان) کئی ماہ سے قادیان میں قیام رکھتے ہیں۔ بدستور نڈھال ہیں۔ احباب ان کی صحت عاجلہ کاملہ کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

برادرم محترم ملک محمد دین صاحب [illegible]

رواداری ۔ اور جماعت احمدیہ کا نمونہ

(۱)

تقسیم ملک کے موقع پر مذہب کے نام پر خلاف مذہب و انسانیت مظالم توڑے گئے۔ وہ اخلاق کی سخت آزمائش کا ایک وقت تھا۔ گو بہت تھوڑے لوگ میزانِ اخلاق پر پورے اترے۔ لیکن ہماری ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ ایسے واقعات کی اشاعت کی جائے تا مسلم و غیر مسلم اقوام کے درمیان جو خلیج حائل ہو گئی تھی وسیع ہونے کی بجائے ہم اسے رفتہ رفتہ پاٹ سکیں۔ ان مساعی سے فرقہ وارانہ تعصب اور عداوت ختم کی جا سکتی ہے۔ بعض نا اندیش اس زمانہ کی غنڈہ گردی کے واقعات کا برسرِ عام تذکرہ کر کے فضا کو مسموم کرتے ہیں حالانکہ ملک و قوم کی بھلائی اسی میں ہے کہ حسن سلوک اور باہمی رواداری کے واقعات کا ذکر کیا جائے تا ٹوٹے ہوئے دل پھر جڑ سکیں۔ اور تعصب اور بے جا عداوت کے جراثیم کا استیصال ہو سکے۔

ہم ذیل میں دو واقعات کا ذکر کرتے ہیں (۱) اواخر ۱۹۵۲ء یا اوائل ۱۹۵۳ء میں موسم سرما کا واقعہ ہے کہ ایک جمعہ کے دن بعد نماز فجر احباب قادیان مزار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اجتماعی دعا کے لئے جا رہے تھے۔ کہ ایک سکھ دوست نے بڑھ کر بتایا کہ وہ ایک دس گیارہ سالہ مسلمان بچی کو ہمارے سپرد کرنے کے لئے آیا ہے۔ جسے قادیان کے قریب ایک قافلہ سے اغوا کر لیا گیا تھا۔ اس نے کہا کہ اس بچی سے میری بیوی نے نام پوچھا۔ تو وہ رو پڑی۔ وجہ دریافت کی تو معلوم ہوا کہ وہ ایک مسلمان بچی ہے۔ اور قادیان میں ان کے گاؤں کے لوگ بھی پاکستان جانے سے قبل جاتے ہوئے ٹھہرے تھے۔ اس لئے اس نے التجا کی کہ اسے قادیان مسلمانوں کے پاس بھیج دیا جائے۔ اس سکھ دوست نے سنایا کہ میری بیوی کا دل بھر آیا اور اس نے وعدہ کر لیا۔ اور ہماری تجویز کے مطابق وہ رات کو اپنے اغوا کنندگان کو سوتا پا کر ہمارے پاس چلی آئی۔ اس خوف سے کہ صبح کو بچی اور مجھے دونوں کو غائب پا کر مجھ پر شبہ نہ کریں۔ میں نے اسے ایک گنے کے کھیت میں چھپا دیا۔ اور وہاں بستر کے علاوہ کھانا پہنچاتا رہا۔ جب ایک دو دن میں شبہ کی گنجائش نہ رہی۔ تو آج میں ساتویں رات اسے یہاں لے آیا ہوں۔

چونکہ یہ سکھ دوست پناہ گزین تھے اور غریب بھی۔ اس لئے محترم امیر صاحب مقامی نے اسے پندرہ روپے بطور امداد و شکریہ دے دیئے۔ ایک دو دن کے بعد وہی سکھ دوست اپنی اہلیہ سمیت آئے۔ ان کی اہلیہ اس بچی کے لئے گرم تحفہ کے طور پر لائی اور اس کو پیار کیا۔ معلوم ہوا کہ بیوی نے خاوند پر اعتبار نہیں کیا۔ کہ وہ مسلمانوں کے سپرد بچی کو کر آیا ہے۔ اور اسے اس وجہ سے تسلی نہ ہوتی تھی۔ کہ آخر اس کا خاوند پندرہ روپے کیونکر لے آیا۔ اسے ان ایام کے حالات کے پیش نظر یہ یقین تھا کہ وہ کہیں اسے فروخت کر آیا ہے۔ خاوند نے بہتیرا یقین دلایا۔ لیکن اس نیک بخت نے کہا کہ چلو مجھے وہاں لے چلو۔ میں آنکھوں دیکھے بغیر یقین نہ کروں گی۔ اور اب اسے یقین آیا اور وہ مسرور دل کے ساتھ واپس گئی۔

یہ بچی سرکاری انتظام کے ماتحت ریاست بہاولپور میں اس کے اقارب کے ہاں بھجوا دی گئی۔ جو لوگ اپنے مذہب کے شیدائی کہلانا پسند کرتے ہیں۔ لیکن دوسرے مذہب والے کی عزت و ناموس اور مال و منال پر ہاتھ صاف کرنا شیر مادر کی طرح حلال سمجھتے ہیں۔ ان کے لئے ان غریب لوگوں کے حسنِ خلق میں عبرت کے صدہا درس ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ یقیناً ان کی نیکی کا ان کو اجر دے گا۔

(۲) ایک احمدی دوست مرزا افضل بیگ صاحب تاجر سیالکوٹ نے ایک ہندو دوست کا بقایا نقد روپیہ دینا تھا۔ جو انہوں نے بھجوا دیا۔ مرزا صاحب ایک خط میں تحریر کرتے ہیں :-

"میں نے گورداسپور میں ایک ہندو بھائی کا کچھ قرضہ دینا تھا جس کے لئے برابر سات برس سے کوشش میں ہوں کہ کسی طرح یہ رقم ادا ہو کر میرے سر سے بوجھ ہلکا ہو جائے۔ کیونکہ قرضہ بہرحال قرضہ ہی ہوتا ہے خواہ کسی ہندو کا ہو یا مسلمان کا یا عیسائی کا جس کے ادا کئے بغیر انسان اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بروز قیامت بچ نہیں سکتا۔ جس شخص کو روزِ محشر کے حساب کتاب پر ایمان نہ ہو تو

وہ لاپرواہ ہو کر اپنی خوش قسمتی سمجھ کر غیر مسلم کے قرضہ کو ہضم کر سکتا ہے۔ اگر ایک احمدی مسلمان کیلئے جس کو اپنے گناہوں کے سبب دن رات اپنی نجات کا فکر اور دل میں ہر وقت خدا تعالیٰ کا خوف رہتا ہو وہ ایک پائی بھی قصداً کسی کی نہیں کھا سکتا۔ ہمیشہ رقم بھجوانے کی فکر میں بھٹکا رہا ہوں اور اسی غرض سے

دریافت کرتا رہا لیکن جواب انکار میں ہی ملا۔ شکر ہے کہ اب میں رقم بھجوانے میں کامیاب ہوا ہوں"

تبلیغ اندرون ہند

یوم التبلیغ (۲۲ر مارچ) کی رپورٹیں

جمشید پور امیر جماعت محمد سلیمان صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ دعا کر کے پانچ افراد پر مشتمل ایک وفد تبلیغ کیلئے روانہ ہوا۔ مختلف مقامات پر ٹریکٹ تقسیم کئے اور زبانی بھی تبلیغ کی۔ ایک صاحب نے کہا کہ ہمارے پاس قرآن مجید۔ اسلام علماء سب کچھ موجود ہے۔ ان کے ہوتے ہوئے ہمیں آپ کی تبلیغ کی کیوں ضرورت ہے۔ انہیں بتایا گیا کہ باوجود اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح و مہدی کی خوشخبری دی تھی۔ اگر ان کی ضرورت نہ ہوتی۔ تو پھر مسلمان بے صبری سے ان کا انتظار کیوں کرتے۔

صالح نگر ضلع آگرہ سے صدر جماعت منور احمد صاحب تحریر کرتے ہیں۔ کہ ہم نے ایک پبلک جلسہ کر کے تبلیغ کا دن منایا۔ صداقت حضرت مسیح موعود کے موضوع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالات کا بھی تذکرہ کیا گیا۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت بشیر احمد صاحب نے بدر سے ایک مضمون سنایا۔ صدر جلسہ سید منظور احمد صاحب نے "تائید و نصرت الٰہی" پر تقریر کی۔ حاضرین کی اکثریت غیر مسلموں اور غیر احمدیوں پر مشتمل تھی۔ حاضرین نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ پر حملہ کے متعلق سوال کئے۔ اور جواب سنکر اس سنگدلانہ واقعہ پر نفرین بھیجی اور ہمارے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا۔ کچھ دن تاخیر سے حضور کے متعلق خبر آنے سے جماعت کو سخت صدمہ پہنچا۔ ہم شب و روز حضور کی صحت عاجلہ کاملہ کے لئے دعا کرتے ہیں۔

چیٹکاڈی (مالابار) سے سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ عبد القادر صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ مسجد میں اجتماعی دعا کر کے بیس افراد چار گروپوں میں تقسیم ہو کر مختلف دیہات میں دورہ کے لئے روانہ ہوئے۔ زبانی تبلیغ اور تقسیم لٹریچر کے علاوہ رسالہ "ستیادوتھن" کی ۵۰ کاپیاں فروخت کیں۔ (یہ رسالہ مالابار سے بزبان ملیالم تبلیغ احمدیت و اسلام کی خاطر باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے) جماعت کے تین افراد ایم ابراہیم صاحب کے۔ پی زبیر صاحب اور ایس۔ وی قمر الدین صاحب جناب مولوی ابو الوفاء صاحب مبلغ کے ساتھ جنوبی مالابار کے دورہ پر گئے۔

اس سے قبل ۲۰ر فروری کو تمام مرد و زن اور بچگان کی حاضری میں مسجد احمدیہ میں جلسہ مصلح موعود زیر صدارت جناب مولوی عبد اللہ صاحب فاضل رئیس التبلیغ منعقد کیا گیا۔ جس میں ایس۔ وی قمر الدین صاحب وائس پریذیڈنٹ نے تلاوت کی۔ اور میں نے اور محمد احمد صاحب اور بی احمد صاحب سیکرٹری مال اور ایم زین الدین صاحب نے تقریریں کیں۔ بعد ازاں صاحب صدر نے حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد میں اپنی ذمہ واریاں پوری طرح ادا کرنے اور آپ کے احکام کی تعمیل کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔ اور ہر احمدی کو تحریک جدید میں حصہ لینے کی تلقین کی۔ اور تربیتِ اولاد کے متعلق مستورات کو قیمتی ہدایات دیں۔

عازمینِ حج کی توجہ کے لئے

امسال جو دوست حج بیت اللہ شریف کا عزم رکھتے ہوں براہِ کرم نظارت تعلیم و تربیت قادیان کو اطلاع دیں۔ قادیان سے ایک دوست میاں خدا بخش صاحب بھی جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ علم ہونے پر ایک دوسرے کے رفیقِ راہ ہو سکیں۔

بدر کے متعلق

احباب روپیہ کی ترسیل و خریداری کے متعلق صرف مینیجر صاحب بدر کو خطوط لکھا کریں اس بارہ میں ایڈیٹر بدر سے خط و کتابت کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

اخبار گورداسپور

—— پٹھانکوٹ - ۱۵ اپریل - زروٹ جیمل سنگھ کے زیر تعمیر بند کے دیکھنے کے لئے جناب سردار اُجل سنگھ وزیر خزانہ اور جناب سردار گوربچن سنگھ باجوہ وزیر پبلک ورکس آئے - ایک پبلک جلسہ میں شمولیت کی - لوگوں نے مطالبہ کیا کہ موجودہ ڈپٹی کمشنر کی تبدیلی نہ کی جائے - سردار اُجل سنگھ نے سات میل کے فاصلہ پر بمقام شاہ پور کنڈی نئے ہائی سکول کا افتتاح کیا - یہاں ایک یادداشت کے ذریعہ علاقہ میں پانی کی قلت کی طرف وزیر موصوف کو توجہ دلائی گئی

—— بٹالہ ۱۶ اپریل - جناب لکشمی چندر رشسٹنٹ ڈپٹی کمشنر نے بٹالہ تحصیل کے ایک درجن دیہات کا معائنہ کیا اور تحصیل بٹالہ میں کمیونٹی پراجیکٹ کے کام کو تسلی بخش قرار دیا۔

عدالت نے میونسپل کمیٹی کے انجنیئر ٹھاکر داس کو عدالت میں عدم حاضری کے باعث مفرور قرار دیا - ان کے خلاف سکیورٹی غبن اور مبینہ بجری سکینڈل کے سلسلہ میں تحقیقات جاری ہے

کل بٹالہ کی تمام فیکٹریوں میں مکمل ہڑتال رہی - یہ ہڑتال بالخصوص بجلی بجری ٹیکس کے نفاذ اور بجلی کے نرخوں میں اضافہ کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر کی گئی۔

—— ۱۶ اپریل - ضلع بھر میں فصل کی کٹائی شروع ہو گئی ہے - موسم میں یکلخت کافی حدت آگئی ہے۔

—— دینا نگر - ایم بی مڈل سکول کو ہائی سکول بنا دیا گیا ہے

—— قادیان ۱۷ اپریل - بڑبجو مسمی دولت کو جس پر ایک کمہار کی گائے کو زہر دے کر*

مدد و فار عمل تحریک جدید میں حصہ لینے والے احباب

یہ ایک تسلیم شدہ بات ہے کہ حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ہر تحریک جماعت کے لئے جو بھی حضور نے اپنے چالیس سالہ عہدِ خلافت سعادت میں فرمائی - نہایت ہی بابرکت اور موجب صد رحمت ثابت ہوئی ہے - بلکہ حضور کی زبان مبارک سے ایک لفظ تک بھی نکلا ہو اللہ تعالےٰ اسے نشانوں کو ساتھ لاتا ہے۔

اسی سال جلسہ سالانہ ۱۹۵۲ء کے موقعہ پر حضور نے ایک تحریک جماعت کو فرمائی کہ جماعت کا ہر فرد اپنے ہاتھ سے کوئی نہ کوئی زائد کام کر کے اس کی آمد تحریک جدید میں دے دے - اس پر حضور نے بعد ازاں اپنے ایک خطبہ جمعہ میں بھی خصوصیت سے جماعت کو توجہ دلائی - چنانچہ حضور نے اس بات کو اس سال کے پروگرام میں شامل فرمایا - تا جماعت حضور کے فرمودہ اس لائحہ عمل پر عمل پیرا ہو - چنانچہ قادیان کی مقامی جماعت کے بعض احباب نے حضور کی اس تحریک پر عمل کر کے آمد پیدا کی - جن کی فہرست درج ذیل ہے - جملہ احباب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان سے گزارش ہے کہ وہ سب کے سب اپنے محبوب امام کی اس بابرکت اور نہایت بابرکت تحریک میں جو بہت ہی آسان ہے حصہ لیں - اللہ تعالےٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔

نمبر شمار	نام معطی	رقم
۱	مکرم منشی محمد سلطان صاحب بھیروی قادیان	۰ — ۴ — ۰
۲	" قریشی فضل حق صاحب "	۰ — ۵ — ۰
۳	" بشیر احمد صاحب حافظ آبادی "	۱ — ۰ — ۰
۴	" میاں مولا بخش صاحب باورچی "	۰ — ۴ — ۰
۵	" حافظ عبد العزیز صاحب "	۰ — ۱۰ — ۰
۶	" فضل الٰہی صاحب گجراتی "	۱ — ۸ — ۰
۷	" عبد الاحد خاں صاحب افغان "	۳ — ۸ — ۰
۸	" ملک نذیر احمد صاحب پشاوری "	۰ — ۱ — ۰
۹	" عبد الرحمٰن صاحب فیاض	۰ — ۲ — ۰
۱۰	" سید محمد شریف صاحب "	۰ — ۱ — ۰
۱۱	" محمد عزیز صاحب گجراتی "	۰ — ۶ — ۰
۱۲	" محمد عبد اللہ صاحب دفتر تحریک جدید "	۰ — ۶ — ۰
۱۳	" محمد رمضان صاحب گجراتی "	۰ — ۱۲ — ۰
۱۴	" ملک نذیر احمد صاحب پشاوری "	۰ — ۱ — ۰
۱۵	اہلیہ صاحبہ ملک صلاح الدین صاحب ایم اے	۰ — ۸ — ۰
۱۶	مکرم عبد الرحمٰن صاحب فیاض قادیان	۰ — ۲ — ۰
۱۷	" بابا خدا بخش صاحب گجراتی "	۰ — ۱۲ — ۰
۱۸	" غلام قادر صاحب "	۰ — ۱۰ — ۰
۱۹	" منشی محمد سلطان صاحب بھیروی "	۰ — ۴ — ۰
۲۰	" عبد الرحمٰن صاحب فیاض "	۰ — ۴ — ۰
۲۱	" مستری محمد الدین صاحب "	۱ — ۰ — ۰
	میزان	۱۲ — ۱۲ — ۰

صدقہ جاریہ کے لئے مفت

مجھے چند مخلص احباب نے اپنے مرحوم والدین یا اعزہ کے ایصال ثواب کے لئے میری تالیفات کے سیٹ وقف کئے ہیں - ان کی تعداد فی الوقت چھ ہے - بس جن انجمنوں کی لائبریریاں ہیں - اور وہ خرید نہیں سکتی ہیں - فوراً درخواست کر دیں - یاد رہے کہ محصول ڈاک بہر حال بذمہ خریدار ہوگا - یہ ۱۶ کتابوں کا سیٹ ہے - جن احباب کی طرف سے دیئے جاتے ہیں - ان کا نام ہر کتاب پر چھپا ہے

خاکسار عرفانی الاسدی

(پتہ) الدین بلڈنگس سکندر آباد (دکن)

اعلانِ نکاح

۱۵ اپریل کو مسجد اقصےٰ میں خطبہ سے قبل مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری فاضل نے مولوی عبد اللطیف صاحب گیانی نادیانہ (؟) ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب کے نکاح کا بالعوض مہر ہمراہ سمینہ بیگم صاحبہ دختر مکرم محمد عبد اللہ صاحب منڈاشی صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ علاقہ جموں اعلان کیا - احباب اس تعلق کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

درخواستہائے دعا

احباب سے ذیل کے دوستوں کے لئے دعا کی درخواست ہے:-

(۱) سلسلہ کے بزرگ حافظ مختار احمد صاحب (صحابی) سابق امیر جماعت شاہجہانپور پاکستان میں صاحب فراش ہیں - ضعف کی شکایت ہے اور کسی کسی وقت حرارت بھی ہو جاتی ہے (۲) مستری منظور احمد صاحب قادیان کے بھائی ظہور احمد صاحب تعلیم الاسلام کالج لاہور نے بی ایس سی کا امتحان دینا ہے (۳) اہلیہ محترمہ غلام قادر صاحب شرق سکندر آباد دکن قریباً چھ ماہ سے کھانسی میں مبتلا ہیں - اس وقت تک بہت کچھ علاج کیا گیا لیکن ہنوز کوئی فائدہ نہیں ہوا (۴) حکیم محمد سعید صاحب مبلغ سرینگر اور خاکسار (ایڈیٹر بدر) کی تبلیغ سے بخشی غلام محمد صاحب تاجر سرینگر جن کی دو بیویاں پندرہ بچے ہیں داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے ہیں۔

* ہمارے نامہ نگار کا شبہ ہے حراست میں لے لیا گیا ہے۔

—— بٹالہ ۱۷ اپریل - نئے سال کے لئے میونسپل کمیٹی کا منظور کردہ بجٹ ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے نا بریں نامنظور کر کے دوبارہ غور کرنے کے لئے واپس بھیجدیا ہے کہ ایگزیکٹو آفیسر کمیٹی اور کمیشنرز کے تخمینوں میں بہت

فرق ہے - علی الترتیب دونوں کا تخمینہ آمد پانچ لاکھ اور چھ لاکھ چوبیس ہزار اور خرچ چار لاکھ اور اٹھانوے ہزار اور ۶ لاکھ ۸۸ ہزار ہے - آمدن کو نئے ٹیکس لگا کر بڑھایا نہیں گیا بلکہ کمیٹی کا ۸۸ ہزار کی مالیت کی سکیورٹیوں میں سے ۷۰ ہزار روپیہ کی سکیورٹیاں بیچنے اور ریزرو فنڈ سے نکلوانے کا فیصلہ کیا ہے اور کمیٹی کے پاس صرف ۳۲ ہزار روپیہ

رہ جاتا ہے جو کہ بٹالہ جیسی میونسپلٹی کیلئے بہت تھوڑا ہے - ڈرینج سکیم کے لئے ایک لاکھ روپیہ جو رکھا گیا ہے اس میں سے ۵۰ ہزار کی آمد جو گورنمنٹ کی طرف سے رکھی گئی ہے زائد کیلئے درخواست دی گئی ہے نہ اس کا…

۱۳ر اپریل دہلی - ڈاکٹر سید محمود کے دورۂ نجد و حجاز کے جدید یہ تاثرات ہیں کہ سعودی عرب کے عوام کا افلاس تمول سے بدلتا جا رہا ہے

تہران - ڈاکٹر مصدق نے فوجی عدالت میں جہاں ان کی اپیل پیش ہے کہا کہ میں نے فاقہ کشی شروع کر دی ہے۔ عنقریب میں مر جاؤں گا۔ فوجی گورنر نے اخباروں کو ہدایت کی ہے کہ ڈاکٹر مصدق کے مقدمہ کی کارروائی کو نمایاں طور پر شائع نہ کریں۔

لندن - چار ماہ قبل مسٹر عبداللہ یوسف علی مترجم قرآن و سابق پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور کی موت بعمر ۸۱ سال ہوئی تھی۔ پولیس نے ان کو ایک مکان کی سیڑھیوں میں نہایت خستہ حالت میں بیٹھا پاکر ایک ہسپتال میں داخل کرا دیا تھا۔ جہاں تھوڑی دیر کے بعد حرکت قلب بند ہونے سے ان کی موت واقع ہو گئی۔ ان کے ایک وصیت نامہ سے معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے ۲۰۵۷۸ پونڈ کا سرمایہ لندن میں تعلیم پانے والے ہندوستانی طلباء کے لئے وقف کیا ہے۔ اور ایک روزنامچہ چھوڑ گئے ہیں۔ جو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کو دیا گیا ہے۔ لیکن اسے ان کی وفات کے تیس سال بعد کھولا جائے گا۔

نیروبی - ماؤ ماؤ لیڈروں نے ہتھیار ڈالنے کے متعلق برطانیہ کی پیشکش ٹھکرا دی برطانیہ نے وسیع پیمانہ پر منظم تشدد شروع کر دیا

کراچی - پاکستان اور افغانستان کی فیڈریشن کے لئے خفیہ مذاکرات شروع ہو گئے۔ فیڈریشن میں دفاع اور امور خارجہ پر دونوں ملکوں کا مشترک کنٹرول ہوگا۔ پاکستان کی طرف سے افغانستان کو سیاسی اور اقتصادی مراعات دی جائیں گی۔

جے پور - حکومت راجستھان کے پریس نوٹ سے بھی اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ ٹونک میں قرآن مجید اور مسجد کی بے حرمتی کا افسوسناک واقعہ ہوا ہے۔

بمبئی - پنڈت نہرو نے کہا کہ دنیا کو موت یا زندگی میں سے ایک کو اپنے لئے پسند کرنا پڑے گا۔ روس اور امریکہ ایک دوسرے سے خائف ہیں۔ اس لئے تباہ کن ہتھیار بنا رہے ہیں۔ ہندوستانیوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ متحد ہو کر کام کریں۔ اقتصادی ترقی کے ذریعہ ہی ملک مضبوط ہو سکتا ہے۔

۱۳ر اپریل - پانڈیچری - فرانسیسی ہند تحریک آزادی تیزی سے جاری ہے۔ عورتوں نے شیر خوار بچوں کو گود میں لے کر ستیہ گرہ کی۔

نئی دہلی - وزیر صحت نے کہا کہ گاؤں کے لوگ بھی حکیموں اور ویدوں کی جگہ ڈاکٹر مانگتے ہیں۔ اور وہاں کی پچاس فی صدی آبادی ڈاکٹری طریقہ علاج سے محروم رہتی ہے۔ وزیر موصوفہ نے دیسی طریقہ ہائے علاج کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

کلکتہ - ہائیڈروجن بم جو کلکتہ سے سات ہزار میل کے فاصلہ پر داغا گیا تھا اس کے ریڈیو ایکٹو ذرات پہنچ گئے۔

۱۴ر اپریل جمعہ دہلی - نکاسی جائداد کے سوال سے پاکستان کی لاتعلقی کی بنا پر یہ خیال زور پکڑ رہا ہے کہ مغربی پاکستان سے آئے ہوئے بے گھر لوگوں کے لئے متروکہ جائداد کا سوال حکومت بطور خود حل کر دے

قاہرہ - نائب وزیر اعظم مصر نے بیان کیا کہ ترکی پاکستان معاہدہ میں شمولیت کے لئے عراق پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔

دہلی - یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ہندوستان کولمبو کانفرنس میں صلح جوئی اقدام پر زیادہ زور دے گا۔ کانفرنس میں عالمی سیاسی حالت پر عام بحث کی جائے گی۔

نئی دہلی - پورے ہندوستان میں ۱۳ روپیہ من چینی سپلائی کرنے کا حکومت نے اعلان کر دیا۔

سکندرآباد - نظام حیدرآباد نے نظام کے رشتہ دار اہم صاحبزادے اور صاحبزادیوں کے خلاف ایڈیشنل مجسٹریٹ کی تجویز کردہ سزاؤں پر عمل درآمد حیدرآباد کے ہائی کورٹ کے جسٹس نے روک دیا۔ اس لئے کہ مقدمہ میں جو قانونی وجوہ بیان کی گئی ہیں۔ وہ پیچیدہ ہیں۔

برلن - یہ مصدقہ خبر ہے کہ پولینڈ اور مشرقی جرمنی کی سرحد پر ایٹم بموں سے مسلح روسی طیارے متعین کر دیئے گئے ہیں۔ تمام طیارے زمین دوز اڈوں میں موجود ہیں

بمبئی - بھارت کے وزیر خوراک رفیع احمد قدوائی نے اعلان کیا کہ غذائی اجناس پر موجودہ پابندیاں بہت جلد ختم ہو جائیں گی

نئی دہلی - جنوبی ہند کی فرانسیسی بستیوں کی صورت حال پر دہلی میں تشویش ہے۔ پانڈیچری کے قریب فرانسیسی پولیس نے گولی چلائی جس سے آٹھ اشخاص زخمی ہوئے۔

نئی دہلی - شیخ عبداللہ سابق وزیر اعظم کشمیر کی مسلسل نظر بندی پر سخت احتجاج کیا ہے۔ طویل بیان میں موصوف نے کہا کہ شیخ صاحب کے خلاف پراپیگنڈہ وہ گروپ کر رہا ہے جس کا کہیں وجود ہی نہیں۔ ان کے خلاف جو کچھ کیا گیا وہ محض یکطرفہ کارروائی ہے۔ کشمیر میں مقیم نامہ نگاروں نے جھوٹ کا ریکارڈ توڑ دیا ہے۔

مختصر اور ضروری خبریں!

پیرس - امریکہ نے ہند چینی میں اسلحہ پہنچانے کے لئے مصر کے ہوائی اڈہ کو چند ہفتہ کے لئے استعمال کرنے کی اجازت چاہی۔ لیکن حکومت مصر نے اُسے رد کر دیا۔

نئی دہلی - نئی دہلی میں افغان سفارت خانہ کے ایک ترجمان نے بیان کیا کہ پاکستان افغانستان کی کوئی مقامی فیڈریشن قائم نہیں ہو رہی۔

۱۵ر اپریل مصر - مصر نے عراق کو تنبیہ کر دی کہ مغربی ممالک کے ساتھ سمجھوتہ میں شرکت نہ کرے۔ مسئلہ سویز کے حل سے قبل اس قسم کا اقدام غیر دوستانہ فعل متصور ہوگا۔

کراچی - والی حجاز سلطان سعود پاکستان کے دورے پر کراچی پہنچ گئے ہوائی اڈہ پر ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ گورنر جنرل غلام محمد ان سے بغل گیر ہوئے ۳۱ توپوں کی سلامی دی گئی۔

نیویارک - امریکہ کے نائب وزیر دفاع نے کہا کہ ہولناک کوبالٹ بم تیار کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اسے جنگی حربے کے طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ خودکشی کا حربہ ہے جس سے پیدا ہونے والی ریڈیائی لہریں بلا امتیاز دوست اور دشمن سب کو تباہ کر ڈالیں گی۔

دہلی - پنڈت نہرو نے کہا کہ بڑی طاقتیں چھوٹی قوموں کو ڈرا کر اپنے حلقہ اثر میں شامل کر رہی ہیں اس صورت حال کو برداشت نہیں کیا جا سکتا۔

دہلی میں اجناس اور خوردنی اشیاء کی قیمتیں غیر معمولی طور پر بڑھتی جا رہی ہیں جو کہ ذخیروں کی قلت اور درآمد پر پابندیوں کا نتیجہ ہے۔

واشنگٹن - امریکہ کے نائب وزیر دفاع تحقیقات نے بیان کیا کہ کوبالٹ بم ایک ناقابل عمل حقیقت ہے

۱۶ر اپریل کولمبو - کولمبو کانفرنس کے لئے وزیر اعظم انڈونیشیا کی تجویز ہے کہ ایشیائی مسائل کو حل کرنے کے لئے ایک مستقل ادارہ قائم کیا جائے۔

نئی دہلی - خیال کیا جاتا ہے کہ آئندہ ماہ سے دلی میں اناج کی قیمت گر جائے گی۔ پنجاب اور پیپسو سے دلی کو اناج کی برآمد پر پابندی ختم ہو جائے گی۔

کٹھمنڈو - حکومت چین نے حکومت نیپال کو نیپال اور تبت کے درمیان نیا معاہدہ کیا جائے۔ تبت سے نیپال کو خراج بھیجنا بند کر دیا گیا۔

لندن - پارلیمنٹ میں بتایا گیا کہ برطانیہ دائمی جنگ کی مشقیں کرے گا۔ یہ مشقیں امریکہ سے متصل جزائر بہاما میں کی جائیں گی۔

پانڈیچری - ہندوستان سے الحاق کے حامیوں پر بے پناہ تشدد جاری ہے۔ فرانس کے وزیر فوآدباشا سے ہندوستانی بستیوں کے نمائندوں نے یہ تجویز پیش کی کہ فرانسیسی بستیوں پر ہند اور فرانس کی مشترک حکومت قائم کر دی جائے۔

گوالیار - ہائیکورٹ کے ایک جج نے فیصلہ میں لکھا ہے کہ فیکٹری ایکٹ کی تعریف کے مطابق اخبار کا دفتر بھی فیکٹری ہے۔ اس پر فیکٹری ایکٹ اور اجرتوں کی ادائیگی کے ایکٹ کا اطلاق ہوتا ہے۔

تہران - ایک اخبار نے لکھا ہے کہ ایران میں تیل وغیرہ کا کام ایران۔ برطانیہ اور امریکہ کا ایک مشترکہ کمپنی کرے گی۔ اس کے علاوہ یہ صرف ۵۵۰ غیر ملکی ماہرین زیادہ تر امریکی اور برطانوی کام کریں گے۔ نیا معاہدہ ۲۵ سال کے لئے ہوگا۔ جس پر ایرانی تیل کمپنی اور برطانیہ و امریکہ کی ایک مشترکہ کمپنی کے درمیان دستخط ہوں گے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں